اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

ایڈیٹر غلام نبی

خطبہ نمبر ۳۴

دارالامان قادیان

الفضل

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی ۱۲
بیرون ہند سالانہ

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

قیمت ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | مورخہ ۲۶ شوال ۱۳۵۸ھ | یوم جمعہ | مطابق ۸ دسمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۸۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

تحریک جدید کا مقصد دنیا کے ہر ملک میں اسلام کے علمبردار پیدا کرنا ہے

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۳۹ء

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج مَیں اختصاراً اپنی جماعت کے دوستوں کو

تحریکِ جدید کے نئے سال کے چندہ کے متعلق

پھر توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ جماعت کے مخلص حصہ پر اس تحریک کی اہمیت اچھی طرح واضح ہو چکی ہے۔ چنانچہ اس سال یہ ایک نئی مثال قائم ہوئی ہے۔ کہ ایک دوست جو ہندوستان سے باہر رہتے ہیں۔ اُن کا چندہ بروقت نہیں پہونچ سکا تھا۔ انہوں نے تار کے ذریعہ گزشتہ سال کا چندہ بھی بھجوایا ہے۔ اور موجودہ سال کی تحریک میں شمولیت کا بھی وعدہ کیا ہے۔ حالانکہ غیر ممالک سے تار بھیجنے پر بہت کچھ خرچ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اور دوستوں نے بھی ہندوستان کے رہنے والوں میں سے بھی اور بیرونی ممالک میں رہنے والوں میں سے بھی (تحریک کے شروع ہونے کے وقت کا اندازہ لگاکر) اس پہلے ہفتہ میں جس توجہ سے کام لیا ہے۔ وہ بتاتا ہے۔ کہ جماعت کے ایک طبقہ میں اسکی اہمیت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی طرح واضح ہو چکی ہے۔ چنانچہ اس ہفتہ میں باوجود اس کے کہ خطبہ شائع ہوئے ابھی چار روز ہی ہوئے ہیں۔

بیس ہزار سے اوپر

کے وعدے آچکے ہیں۔ اور ابھی کچھ ڈاک بے پڑھی بھی باقی ہے ممکن ہے۔ اس کے پڑھنے سے ان وعدوں میں اور زیادہ اضافہ ہو جائے۔

میں نے جیسا کہ بار بار بتایا ہے اس وقت جن اقوام کے ساتھ ہمارا مقابلہ ہے وہ تبلیغی لحاظ سے اتنی آگے بڑھی ہوئی ہیں۔ کہ انہوں نے اس فن کو حدِ کمال تک پہونچا رکھا ہے۔ درحقیقت تبلیغ کے میدان میں ایک غلط مذہب کی تائید کرنے کی وجہ سے آہستہ آہستہ اُن کے دماغ میں ایسا ملکہ پیدا ہو گیا ہے کہ وہ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بنا کر دکھانے میں بڑے ماہر ہو گئے ہیں۔ اور وہ بالکل نڈر ہو کر جھوٹ بول لیتے ہیں۔

میں نے جب ہٹلر کی کتاب مائنے کیمف Meine Kampf کا ترجمہ پڑھا۔ جس کتاب پر نازیوں کو بہت ناز ہے۔ تو میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب میں نے دیکھا کہ ہٹلر اس کتاب میں لکھتے ہیں کہ ہماری پہلی حکومت کے متعلق یہ اتہام لگایا جاتا ہے کہ اس نے بڑی جنگ کے زمانہ میں جھوٹ بولا۔ وہ کہتے ہیں مجھے یہ شکوہ نہیں۔ کہ اس نے جھوٹ بولا۔ یہ کوئی بات نہیں۔ امورِ سیاست میں لوگ جھوٹ بولا ہی کرتے ہیں۔ گو انسان کو کوشش یہ کرنی چاہیئے۔ کہ اگر ہو سکے۔ تو سچ بولے۔ اور اگر یہ نہ ہو سکے۔ تو سچ نما جھوٹ بولے۔

اب کسی دوست کو بھی محروم نہیں رہنا چاہئیے

جوبلی مبارک کی خوشی میں دواخانہ کی عظیم الشان رعایت ہر دوا نصف قیمت میں حاصل کریں

یہ بہت بڑی رعایت جو اسی مبارک تقریب کی وجہ سے ہے۔ آئندہ ایسی رعایت کا دیا جانا مشکل ہے۔ اس لئے ہر دوست کو چاہئیے۔ کہ مندرجہ ذیل تاریخوں میں فوراً خط لکھیں اور تاریخیں نوٹ فرمائیں۔ کیونکہ یہ اشتہار بار بار شائع نہیں ہو سکے گا۔

رعایت کی تاریخیں ۸ دسمبر تا ۳۰ دسمبر ۱۹۳۹ء تک مقرر ہیں

امرت بوٹی کی سینکڑوں

سندات

میں سے صرف چند کا خلاصہ ملاحظہ فرماویں

عالی جناب ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب اسسٹنٹ سرجن حال جگادھری
میں نے امرت بوٹی کو خود استعمال کیا نہایت مفید پایا ہے

جناب سردار ڈاکٹر حضورا سنگھ صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس پریکٹیشنر۔
امرت بوٹی نہایت مفید اور طاقتور دوا ہے

جناب ڈاکٹر شمس الاسلام صاحب رینر ملک (دوانا) میں امرت بوٹی کی بہت تعریف کرتا ہوں
میں نے اسکو خود استعمال کیا اور فائدہ مند پایا

عالی جناب دیوان پیارے لال صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل لائلپور
آپ کی دوائی امرت بوٹی جسم کو طاقتور بنانے کیلئے نہایت اکسیر ثابت ہوئی۔

چوہدری محمد بشیر خان صاحب سب انسپکٹر کواپریٹو قصور۔ آپ کی دوا امرت بوٹی نہایت اکسیر ہے خون پیدا کرتی ہے

جناب لالہ چونی لال صاحب گورہ ہسپتال حال ڈلہوزی۔ آپ کی دوائی امرت بوٹی نہایت کامیاب اور مفید دوا ہے۔

فولادی گولیاں عہ

عام صحت کو بڑھانے۔ طاقت کو برقرار رکھنے کیلئے نہایت اکسیری کام کرتی ہیں۔ ان کے استعمال سے جسم اور چہرہ کا رنگ سرخ و سفید ہو جاتا ہے وزن بڑھ جاتا ہے۔ جنرل ٹونک ہیں۔
۱۰۰ گولی ۱۲ کی بجائے ۸ علاوہ محصولڈاک

طبی دنیا میں طاقت کی زبردست اکسیر صحت تندرستی کا چشمہ

امرت بوٹی رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا

مردوں کی عام جسمانی کمزوریوں کو رفع کرنے میں کمال اثر رکھتی ہے مقوی اعضا ہے معدہ جگر۔ گردے دل و دماغ اس طاقتور ہو جاتے ہیں غلط کار لوگ نئی زندگی حاصل کر لیتے ہیں۔ علاوہ ازیں کثرت پیشاب ذیابیطس کیلئے نہایت مفید دوا ہے قیمت ۴۰ گولی ۲ کی بجائے ۱ علاوہ محصول ڈاک

چشمہ زندگی کی مایہ ناز دوا روح شباب رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا

بڑھاپے کے عالم میں جوانوں جیسی طاقت اسی اکسیر بے نظیر سے حاصل ہو سکتی ہے۔ روح شباب بیشمار بوٹیوں کے تازہ مرکبات سے تیار ہوتا ہے۔ اسکی پہلی ہی خوراک سے نمایاں اثر ہوتا ہے قیمت فی شیشی کلاں ۸ روپیہ کی بجائے ۴ علاوہ محصولڈاک

مادہ حیات کی اصلاح کرنیکی بالکل نئی ایجاد سفوف اعظم جواہر والا رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا

نوجوانوں کی اکثر کوتاہ اندیشیوں کی پوری پوری اصلاح کرتا ہے۔ علاوہ ازیں معدہ کی کمزوری۔ کمر کے درد کیلئے حکمی طور پر فائدہ بخشتا ہے۔ مادہ حیات کیلئے مانا ہوا تریاق ہے۔ قیمت فی بکس ۸ روپیہ کی بجائے صرف ۴ علاوہ ڈاک محصول

دانتوں کی جملہ امراض کے پانچ اکسیری ادویات سیٹ کلاں

پائیوریا ماسخورہ کا سیٹ کلاں

دانتوں کے ہل جانے مسوڑھوں کے پھولنے اور دانتوں کے درد کرنے۔ مسوڑھوں سے خون پیپ آنے گرم سرد پانی کے لگنے کو کامل طور پر خدا کے فضل سے صحت دیتا ہے عرصہ ۱۵ سال سے لوگ استعمال کر کے فائدہ اٹھا رہے ہیں قیمت سیٹ کلاں ۴ کی بجائے ۲ علاوہ ڈاک محصول

ہر قسم کی دماغی کمزوریوں کو رفع کرنیکی نہایت کامیاب دوا برین ٹون رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا

کند ذہنی۔ کمزوری دماغ۔ زیادہ کام کرنے سے دماغ کے تھک جانے قوت یادداشت کی کمزوری سر کا چکرانا۔ نسیان کمزوری معدہ کیلئے بہترین اکسیر ہے۔ قیمت ۵۰ گولی ۴ کی بجائے صرف ۲ علاوہ ڈاک محصول۔ بیشمار طالبعلموں کلرکوں وکیلوں ججوں نے استعمال کر کے فائدہ اٹھایا ہے۔

مستورات کی صحت تندرستی کیلئے حکمی اکسیر سندروٹی رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا

کمزور عورتوں کو چند ہی دنوں میں طاقت ور بنا دیتی ہے۔ اسکے استعمال سے رحم کی بیماریوں کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ سر کے چکرانے۔ درد کمر پنڈلیوں کے درد کو بہت جلد رفع کر دیتی ہے قیمت ۵۰ گولی ۴ کی بجائے صرف ۲ علاوہ محصولڈاک

دونوں قسم کی بواسیر کیلئے کامل طور پر فائدہ مند ثابت ہو چکی ہے

اکسیر بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی کی ایک دو ہی خوراک سے اثر معلوم ہو جاتا ہے مسے خشک ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔
قیمت ۱۰۰ گولی ۴ کی بجائے ۲ علاوہ محصولڈاک

چہرہ کی امراض کو دور کرنے میں کمال اثر رکھتی ہے

حسن نکھار رجسٹرڈ

چہرہ کی چھائیوں چھیپ۔ چھاسوں۔ کیل۔ بدنما سفید اور کالے داغوں کو بہت جلد دور کرتا ہے جلد کو ملائم اور نرم ہو جاتی ہے فی شیشی کلاں ۴ کی بجائے ۲ علاوہ محصولڈاک

پائیوریا ماسخورہ کے سیٹ کلاں کی بیشمار

سندات

میں سے صرف چند سندات ملاحظہ فرماویں

عالیجناب چوہدری بشیر احمد خان صاحب سب جج دہلی۔ آپکی امراض دندان کی دوائیاں گھر میں استعمال کرائیں نہایت ہی فائدہ مند ثابت ہوئیں

عالیجناب ڈاکٹر صوفی احمد صاحب جگادھری۔ میں نے خود آپ کی دوائیاں استعمال کیں دانتوں کیلئے بے نظیر ثابت ہوئیں۔

عالیجناب لفٹیننٹ چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب ایگزیکٹو آفیسر قصور۔ میں نے آپ کا پائیوریا سیٹ گھر میں استعمال کرایا نہایت ہی مفید پایا میں دوستوں کو سفارش کرتا ہوں کہ استعمال کریں۔

عالیجناب شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی وکیل ہائیکورٹ لاہور۔ آپ کے دواخانہ کا پائیوریا سیٹ نہایت مفید ثابت ہوا۔ میں اپنی جماعت میں اس سیٹ کی تعریف کرتا ہوں۔ اور سفارش کرتا ہوں کہ ایسی مفید دوا کو استعمال کیا جائے

جناب رسالدار میجر خان زمان خان صاحب لاہور کینٹ۔ آپکی دانتوں کی ادویات بہت مفید ہیں

اکسیری سرمہ رجسٹرڈ

کمزوری نظر، دھند۔ جالا۔ ککروں کے رفع کرنیکے لئے بالکل نئی ایجاد ہے اس کے استعمال سے آنکھوں سے پانی کا گرنا تین ہی روز میں رفع ہو جاتا ہے نظر کو تیز کرتا ہے شیشی کلاں ۸ کی بجائے ۴ چار آنہ علاوہ محصولڈاک

مینیجر احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیرس ۵ دسمبر۔ جرمن افواج اب مغربی محاذ پر متواتر ایک ہی مقام پر حملے کر رہی ہیں۔ رائل ایرفورس کے جہازوں نے آج ہیگولینڈ پر حملہ کیا۔ اس کے جواب میں جرمنی کے طیاروں نے بیلجیم اور فرانس کے شمالی اور شمال مشرقی علاقوں پر پرواز کیا۔ جرمن ہواباز اپنے آپ کو میگنٹ لائن اور ڈنمارک کے درمیانی علاقہ سے واقف کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ فرانسیسی اس علاقہ کو زیادہ مستحکم کر رہے ہیں۔ تاکہ اگر جرمنی بیلجیم کی راہ سے حملہ کرے۔ تو اسے روکا جا سکے۔

لنڈن ۵ دسمبر۔ برطانوی جہاز ہورسٹینڈ وزنی ۷۰۱۶ ٹن کو بحیرہ شمالی میں تارپیڈو مار کر غرق کر دیا گیا۔ برطانوی جہازوں نے جہازیوں کو سوائے آٹھ کے بچا لیا۔

آج ہاؤس آف کامنز میں وزیر اعظم برطانیہ نے اعلان کیا۔ کہ منسٹری آف سپلائی سے تعلق رکھنے والے مسائل پر ہاؤس کے ممبروں کو بحث کا موقع دینے کے لئے پارلیمنٹ کا ایک خفیہ اجلاس بلایا جائیگا۔ جو صرف ایک دن رہے گا آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ لیگ آف نیشنز کی کونسل کا جو اجلاس مسئلہ فن لینڈ کے متعلق بلایا گیا ہے۔ وہ کسی دوسرے ملک کے ایماء سے نہیں مسٹر بٹلر اس میں برطانیہ کی نمائندگی کریں گے اور ایک بیان دیں گے۔

روسی وزیر خارجہ نے لیگ آف نیشنز۔ کے سکرٹری کو اطلاع دی ہے کہ فن لینڈ کے سوال پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی منعقد ہو رہی ہے روس اس میں شریک نہیں ہوگا۔ کیونکہ لیگ کے آئین کے رو سے وہ غیر آئینی ہے

مغربی محاذ کے دورہ کے سلسلہ میں ملک معظم جس کار پر سفر کرتے ہیں۔ اس پر اس قسم کا روغن کیا گیا ہے۔ کہ فضاء میں پرواز کرنے والے ہوائی جہاز اس کی نقل و حرکت کا مشاہدہ نہیں کر سکتے

آج دارالامراء میں وزیر ہند نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء اور گورنمنٹ آف برما ایکٹ میں ترمیم

کابل پیش کیا۔ جس کا مقصد نیول ڈسپلن کے سلسلہ میں بعض تبدیلیاں کرنا ہے بل کی پہلی خواندگی پاس ہو گئی۔

ہیلسنکی ۵ دسمبر۔ روسی خطرہ کے پیش نظر فنش افواج نے جزائر آلینڈ میں سنگین قلعہ بندی شروع کر دی ہے آج پٹسامو کی طرف بڑھنے والی روسی افواج کو فنش ہوائی جہازوں نے بمباری کر کے منتشر کر دیا۔ فن لینڈ کی فوجیں کیریلیا میں اسی ہزار روسی فوج کا مقابلہ کر رہی ہیں۔

لنڈن ۵ دسمبر۔ فن لینڈ پر روسی حملہ نے سویڈن۔ ناروے اور ڈنمارک میں شدید اضطراب پیدا کر دیا ہے سویڈن میں بھی جنگی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ اور ½ ۱ لاکھ فوج بالکل تیار کھڑی ہے یہ تعداد زمانۂ امن کی تعداد سے سات گنا ہے۔ ضرورت کے وقت سٹاک ہالم کو فوری طور پر خالی کر دینے کا انتظام بھی کر لیا گیا ہے۔ بے شمار سویڈش باشندوں نے فن لینڈ کی امداد کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ جنہیں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ملک سے باہر جا کر فنش فوج میں بھرتی ہو سکتے ہیں۔ ناروے اور ڈنمارک بھی احتیاطی تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔

آج امریکہ میں اعلان کیا گیا ہے کہ اس کی اخلاقی ہمدردی فن لینڈ کے ساتھ ہے۔ لیکن ماسکو سے اپنے سفیر کو واپس نہیں بلا سکتا۔ کیونکہ اسی کے ذریعہ صحیح خبریں پہنچتی ہیں۔ بعض حکومتوں نے اس رائے کا اظہار کیا ہے۔ کہ امریکہ کو فن لینڈ کی عملی امداد کرنی چاہیئے۔ اور وہاں سے اپنے سفیر کو فوراً واپس منگا لینا چاہیئے۔

روم ۵ دسمبر۔ ایک اطالوی اخبار نے لکھا تھا۔ کہ روس کے بالشویک خطرناک طور پر جعل ساز۔ انتہائی قسم کے ذلیل۔ وحشی اور بربریت کے

مجسمے ہیں۔ اور ہمیشہ ایسے ہی رہیں گے۔

لنڈن ۵ دسمبر۔ سویڈن کے اخبارات نے لکھا ہے۔ کہ جرمن کی بعض افواہوں سے مترشح ہوتا ہے۔ کہ جرمنی برطانیہ کے اردگرد بعض اور علاقوں کی ناکہ بندی کرے گا۔ اور اس علاقہ میں جو جہاز بھی داخل ہوگا۔ بلا امتیاز ڈبو دیا جائے گا۔

لنڈن ۵ دسمبر۔ آج برطانیہ کا دس ہزار ٹن کا ایک جہاز "ڈورک سٹار" جنوبی بحیرہ اوقیانوس میں ڈوب گیا۔ یہ جہاز نیوزی لینڈ سے سامان لے کر آ رہا تھا

لکھنؤ ۵ دسمبر۔ حکومت ہند نے یو۔ پی گورنمنٹ کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت اشیاء کی قیمتوں پر قابو رکھنے کے تمام اختیارات دے دیئے ہیں۔ حکومت یو پی اس بارہ میں سختی سے کام لینے پر غور کر رہی ہے۔

لنڈن ۵ دسمبر۔ جرمن مال کی ضبطی کے فیصلہ کے متعلق بائیس غیر جانبدار ممالک میں سے صرف سات یعنی ہالینڈ بیلجیم۔ ڈنمارک۔ ناروے۔ جاپان۔ اٹلی۔ اور ایران نے احتجاج کیا ہے۔ عام طور پر برطانیہ سے ہمدردی کا اظہار کیا جاتا ہے۔

لاہور ۵ دسمبر۔ آج صبح گورنر پنجاب گھوڑے پر سیر کو جا رہے تھے۔ کہ گھوڑا گر پڑا۔ اور ہز ایکسی لینسی بھی نیچے گر گئے اس سے آپ کو سخت چوٹیں آئیں۔ اور بعض اعصاب کو ضرر پہنچا۔ کم سے کم دو روز تک آپ کوئی کام نہیں کر سکیں گے

بمبئی ۵ دسمبر۔ آج یہاں ایک گودام میں جہاں غلہ اور کپڑے کا ذخیرہ تھا۔ سخت آگ لگ گئی۔ جس سے بارہ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔ بارہ انجن سات گھنٹہ تک شدید کشمکش کے بعد آگ پر قابو پا سکے۔

کلکتہ ۵ دسمبر۔ فارورڈ بلاک کے صدر مسٹر بوس نے اعلان کیا ہے کہ ہمارا

پروگرام ۲۶ جنوری سے شروع ہوگا اور وہ ہندوستان کے اندر ایک نئی زندگی پیدا کر دے گا۔

لنڈن ۵ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ روس اور چین کی گورنمنٹوں کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ روسی سفیر نے جنرل چیانگ کائی شیک کو مطلع کیا ہے۔ کہ اگر روسی اور چینی کمیونسٹوں کے تعلقات بہتر نہ ہوئے تو روس چین کو اسلحہ بھیجنا بند کر دے گا اور اپنے موجودہ رویہ میں مؤثر تبدیلی پر مجبور ہوگا۔

لاہور ۵ دسمبر۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ سرکاری ملازم اپنے افسروں کو کرسمس یا نوروز کی مبارکباد کے خطوط یا تار ہرگز نہ بھیجا کریں۔

ناگپور ۵ دسمبر۔ مہاتما گاندھی جی کی سہولت کے لئے ان کی کٹیا واقع شیوگاؤں میں ٹیلیفون لگ گیا ہے۔ گذشتہ ماہ یہاں ڈاکخانہ کھولا جا چکا ہے۔

دہلی ۵ دسمبر۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ریلوے کی ملازمتوں میں اقلیتوں کی نمائندگی کے متعلق قواعد و ضوابط کی پابندی کرنے نیز ان پر نظر ثانی کرنے کے لئے ایک سپیشل افسر مقرر کیا جائے ریلوے بورڈ کے ایک ممبر کو یہ آسامی پیش کی جائے گی۔

دہلی ۵ دسمبر۔ امپیریل ایرویز سروس کے جو پانچ جہاز پہلے یورپ جایا کرتے تھے۔ جنگ کے بعد ان کی تعداد دو کر دی گئی تھی۔ مگر اب پھر اسے بڑھا کر چار کر دیا گیا ہے۔

الہ آباد ۵ دسمبر جنرل سکرٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اعلان کے مطابق ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۸ دسمبر کو واردھا میں شروع ہوگا۔ اور کام ختم ہونے تک جاری رہے گا۔

کلکتہ ۵ دسمبر آج بنگال اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم منسٹر نے کہا کہ اس وقت ۱۰۶ دہشت پسند قیدی جیلوں میں ہیں جنہیں معافی نہیں دی جائے گی۔

ایک نئی سروس

ٹیلیفون نمبر ۴۸۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہالیٔ لاہور کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کے پارسل جو لاہور سٹیشن تک پہونچتے ہیں۔ ان کی جائے رہائش پر وہ تقسیم ہوں۔ تو انہیں ٹیلیفون ۴۸۱۷ کو بلانا چاہئے۔ اور متوقع پارسل کی تفصیلات دینی چاہئیں ان کی درخواست درج رجسٹر کر لی جائے گی۔ اور پارسل جلد سے جلد ڈیلیوری سکیم کے ذریعہ ان تک پہنچا دیا جائے گا۔ اس سروس کے لئے زائد اجرت دو آنے فی پارسل ہے۔ اور یہ حقیر سی رقم اس تمام تکلیف اور نرخ سے جو ریلوے پارسلز آفس سے لینے میں برداشت کرنا پڑتا ہے بچاتی ہے۔

چیف کمرشل منیجر این۔ ڈبلیو ریلوے لاہور

M.U.R.d.u 112

موجودہ دور کے دو الفاظ

"پیداوار" اور "بچت" یہ دو ایسے الفاظ ہیں جو ہر دم عہد نو کے لوگ سنتے رہتے ہیں۔ اصول اقتصادیات "کس کو کہتے ہیں؟ ہر صنعت و حرفت میں بچت ہی کی ہر طرف پکار ہے۔ اور تمام ہوشیار آدمی اپنا سارا وقت ان ذرائع کے سوچنے میں صرف کر دیتے ہیں۔ جن سے کاروبار کی مانگ کو بڑھایا جا سکتا ہو۔ اور پیداوار میں بھی ترقی ہو سکتی ہو۔

وقت ہی در اصل دولت ہے۔ جب نقل و حرکت بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور کام کے دوران میں جلد جلد جگہیں بدلی جاتی ہیں۔ تو پیداوار میں کمی ہو جاتی ہے۔ اور مالی نقصان کا آغاز ہوتا ہے۔ اگر کام کرنے والوں کا ایک جتھا ۵ منٹ روزانہ کام کم کرے تو ایک بڑی تجارت کے لئے سالانہ سینکڑوں پونڈ کا خسارہ یقینی ہے۔ مگر یہ بالخصوص کام کرنے والوں پر حملہ آور بیماریاں ہیں۔ جن سے کاروبار میں بہت کافی روپیوں کا خسارہ ہوتا ہے۔ ماہرین اقتصادیات کی تحقیق بتاتی ہے۔ کہ صرف برطانوی ہند میں ملیریا سے مالی نقصانات کا اندازہ سالانہ دو کروڑ ۳۰ لاکھ سے ۵ کروڑ اسٹرلنگ ہے۔

ممکن ہے یہ اندازہ قابل قبول نہ ہو۔ مگر اس چیز کو بہتر سمجھ سکتے ہیں جب ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ۔ صرف برطانوی ہند میں دو جانیں ہر منٹ ملیریا کی وجہ سے نقصان ہو جاتی ہیں۔ اس کے معنی یہ ہوئے۔ کہ یومیہ ۲۸۸۰ جانیں تلف ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ دس کروڑ آدمی سالانہ ملیریا میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

مگر اس بیماری کا نہایت تندہی سے مقابلہ کیا جا رہا ہے۔ خوش قسمتی سے قدرت نے انسانوں کو "کونین" کی شکل میں بخاروں کو دور کرنے کے لئے ایک نہایت عمدہ دوا عنایت کی ہے۔

مجلس بین الاقوام کی ملیریا کمیشن نے ہدایت کی ہے۔ کہ ملیریا کی روک تھام کے لئے ۶ گرین کونین بخار کے موسم میں روزانہ استعمال کرنا چاہیئے ملیریا کے علاج کے لئے صرف ۱۵ سے ۲۰ گرین کونین روزانہ ۵ سے ۷ دن تک استعمال کیا جائے۔

ملیریا کے دفعیہ کی یہ صورت ہم کو جانی اور مالی نقصان سے محفوظ رکھتی ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

کرسمس اور نو روز کی تعطیلات کے لئے رعائتیں

آئندہ کرسمس اور نو روز کی تعطیلات کے لئے ۱۴ دسمبر سے لے کر ۳۱ دسمبر ۱۹۳۹ء تک واپسی ٹکٹ جو ۱۵ جنوری ۱۹۴۰ء تک کارآمد ہو سکیں گے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مندرجہ ذیل شرح سے جاری کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ یکطرفہ مسافت سو میل سے زائد ہو یا ۱۰۱ میل کا رعایتی کرایہ ادا کر دیا جائے۔

اوّل اور دوم درجہ ۱⅓ کرایہ — درمیانہ اور سوم درجہ ۱⅓ کرایہ

چیف کمرشل منیجر

عرق نور

متعدد تکلیف دہ امراض کیلئے

اپنی حیرت انگیز زود اثری کے باعث حد درجہ مقبول ہو چکا ہے۔ اگر آپ کو یا آپکے کسی عزیز کو بڑھی ہوئی تلی۔ ضعف جگر یا معدہ کمی بھوک۔ کمزوری مثانہ۔ یرقان۔ دائمی قبض۔ پرانا بخار کھانسی جیسے امراض سے تکلیف ہو تو اسکے لئے عرق نور اکسیر اعظم ثابت ہوگا۔ عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض خصوصاً بانجھ پن اور اٹھرا کیلئے مجرب المجرب دوا ہے ماہواری خرابی۔ قلت خون اور درد کو دور کرکے رحم کو قابل تولید بناتا ہے مصفی خون ہونے کے علاوہ اپنی مقدار کے بہ ابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ ۸؍ مکمل خوراک سے ؍ علاوہ محصول ڈاک۔ دیگر ادویات کی فہرست مفت طلب کریں

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز۔ عرق نور۔ قادیان پنجاب

ہومیوپیتھک علاج میں قوت شفا زیادہ ہے

یہی وجہ ہے کہ تمام امراض بسہولت جلد شفا پاتے ہیں۔ کم خرچ۔ زود اثر مقبول عام ہے۔ جہاں دوسرے علاج ناکامیاب رہتے ہیں۔ وہاں ہومیوپیتھک کامیاب ہوتا ہے۔ تجربہ کریں۔ شافی خدا ہے۔ اس علاج میں اللہ تعالےٰ نے مخلوق خدا کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں۔ قلیل دوا۔ زیادہ فائدہ۔ دوائیوں کا کام ہفتوں۔ سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں انہی دواؤں سے ہوتا ہے سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجرب ہزاروں بار۔ ہزاروں مریضوں پر تجربہ شدہ کھانے میں مزیدار بے ضرر۔ بیماری کو جڑ سے کھونے والی چیر پھاڑ کی تکلیف سے بچانے والی۔ مایوس العلاج بفضل خدا صحت یاب ہوئے ہیں۔ آپ بھی استعمال کرائیں۔ تو انشاءاللہ سریع التاثیر پائیں گے۔ کوئی تکلیف ہو۔ کیسا ہی مرض ہو۔ پوری کیفیت لکھ کر دوا حاصل کیجئے۔ امراض مخصوصہ مردمان کے لئے بہترین ادویات موجود ہیں مستورات اور بچوں پر یہ علاج خاص اثر کرتا ہے۔ دیرینہ پیچیدہ و گندہ امراض کے زہر کو جلد زائل کرکے تندرست کرتا ہے۔ خونی و بادی بواسیر۔ دمہ کنٹھ مالا۔ ناسور فیل پا۔ سوکھا۔ جریان کے لئے خاص مجرب ادویات موجود ہیں۔ مقویات بہت فائدہ مند ہیں۔ روزافزوں ترقی اس علاج کو ہے۔ کفایت شعاری کو مدنظر رکھتے ہوئے توجہ کریں۔

ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ احمدی معرفت الفضل قادیان

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا — ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر مجھے یہ شکوہ ہے۔ کہ اس نے

پیٹ بھر کر جھوٹ

کیوں نہیں بولا۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ جھوٹ کو بھی اگر متواتر دہرایا جائے۔ اور دلیری سے دہرایا جائے۔ تو آہستہ آہستہ لوگوں کو یہ یقین آجاتا ہے۔ کہ جو بات ان کے سامنے پیش کی جا رہی ہے۔ وہ سچ ہے۔ اب جو وائرلیس کے ذریعہ جرمنی انگریزوں کے خلاف پراپیگنڈا کر رہا ہے۔ اس میں بھی اسی اصول کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ دوسرے ملکوں کے متعلق تو ہمارے نوجوان کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ خبر ہے انگریزوں کی بات غلط ہے۔ یا جرمنوں کی مگر ہمارے ملک کے متعلق جرمنی کی طرف سے جو پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ وہ اس قدر حیرت انگیز ہے کہ اسے سن کر انسان کو سمجھ ہی نہیں آتی کہ یہ کونسا ملک ہے۔ جس کے متعلق یہ باتیں بیان کی جا رہی ہیں۔ کئی دفعہ جرمنی کی طرف سے وائرلیس میں یہ خبریں آجاتی ہیں۔ کہ

ہندوستان میں بڑی بغاوتیں

ہو رہی ہیں۔ حالانکہ ہمیں یہاں خبر بھی نہیں ہوتی۔ کہ کوئی بغاوت ہو رہی ہے۔ سرحد افغانستان پر جو ڈاکے پڑتے ہیں۔ انہیں کا اس قدر بڑھا چڑھا کر ذکر کیا جاتا ہے۔ کہ یوں معلوم ہوتا ہے۔ گویا سارے ملک میں بغاوت ہو رہی ہے۔ حالانکہ جو جنگی قومیں ہوتی ہیں۔ ان میں اس قسم کے واقعات ہوتے ہی رہتے ہیں۔ فیروز پور۔ گورداسپور لاہور اور امرت سر کے اضلاع میں بھی بعض دفعہ ڈاکے پڑتے ہیں۔ اسی طرح پٹھانوں کے علاقہ میں بھی کبھی کبھی ڈاکے پڑ جاتے ہیں۔ جن میں ایک دو سپاہی مارے جاتے ہیں۔ مگر اس معمولی سی بات کو اتنی شان سے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گویا کئی کروڑ سرحدیوں نے انگریزوں پر حملہ کر دیا ہے۔ اور وہ انہیں دباتے چلے جاتے ہیں۔ غرض ایسی ایسی گپیں ہانکی جاتی ہیں۔ کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اور جب ہمارے اپنے ملک کے متعلق اس قدر جھوٹ سے کام لیا جا رہا ہو۔ تو غیر ملکوں کے متعلق ہمیں آپ ہی آپ تسلی ہو جاتی ہے۔ اور ہم سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جو کچھ یہاں ہو رہا ہے وہی کچھ وہاں ہو رہا ہوگا۔ یہ اسی بات کا نتیجہ ہے۔ کہ ان قوموں نے

پراپیگنڈا کو ایک فن کا رنگ

دے دیا ہے۔ اور اس کمال تک اس کو پہنچا دیا ہے۔ کہ اپنی ذات میں یہ ایک ہنر بن گیا ہے۔ اگرچہ اس کو برے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ بہرحال ہنر ہنر ہی ہے۔ جب کبھی ہم اس ہنر کو سچ کے ساتھ اور سچائی کے متعلق استعمال کریں گے۔ یہ مفید نتائج پیدا کرنے والا بن جائے گا۔ اور جب اس ہنر کو جھوٹ کے متعلق استعمال کیا جائے گا۔ تو یہ برے نتائج پیدا کرنے والا بن جائے گا۔

ایسی قوموں کے مقابلہ میں اسلام کی تبلیغ جب تک خاص شان کے ساتھ نہ کی جائے اس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ہم نے سچ کے ساتھ تبلیغ کرنی ہے۔ جھوٹ کے ساتھ تبلیغ نہیں کرنی۔ اور ہمارے لئے اس قسم کے پراپیگنڈا کا مقابلہ کرنا آسان بات نہیں۔ تم اسی بات کو دیکھ لو۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں وہ پہلے انسان ہیں۔ جنہوں نے

عورتوں کے حقوق

کو قائم کیا۔ اور یہ اتنا کھلا مسئلہ ہے۔ کہ کوئی سلیم الطبع انسان اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ ساری دنیا میں عورتوں کے حقوق کو پامال کیا جا رہا تھا۔ نہ ان کے متعلق کسی مذہب نے ورثہ کی تعلیم دی تھی۔ نہ بیاہ اور طلاق کے قوانین مقرر کئے تھے۔ نہ ان کی ذاتی جائیدادوں کے متعلق کوئی قانون مقرر کیا تھا۔ نہ یہ بتایا تھا۔ کہ مرد عورتوں سے کس رنگ میں معاملہ کریں۔ نہ یہ ہدایت دی تھی۔ کہ وہ ان سے نرمی اور محبت کا سلوک کریں۔ اور ان کا ادب اور احترام کیا کریں۔ نہ لڑکیوں کی تعلیم کی طرف کسی نے توجہ دلائی تھی۔ غرض سوائے اسلام کے دنیا کا اور کوئی مذہب ایسا نہیں جس نے عورتوں کے حقوق کو تفصیل کے ساتھ اور مکمل طور پر قائم کیا ہو۔ مگر عیسائی پادریوں کے جھوٹے اور ناپاک پراپیگنڈے کا اثر یہ تھا۔ کہ آٹھ سو سال تک یورپ کے لوگوں کو پادری یہ کہہ کر دھوکا اور فریب دیتے رہے۔ کہ اسلام

عورت میں روح کی موجودگی

کو تسلیم ہی نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے۔ کہ روح صرف مرد میں ہوتی ہے۔ عورت میں نہیں ہوتی۔ یہ کیسا جھوٹا پراپیگنڈا ہے۔ جو اسلام کے خلاف کیا گیا۔ اہل عرب جب

کسی چیز کی بڑائی کا تمثیلی طور پر ذکر

کیا کرتے تھے تو کہا کرتے تھے کہ فلاں بات احد پہاڑ کے برابر ہے۔ گاندھی جی نے ہندوستان میں یہ ایک نیا محاورہ جاری کیا ہے۔ کہ فلاں بات ہمالیہ پہاڑ کے برابر ہے۔ مگر میں حیران ہوں کہ اس جھوٹ اور فریب کو کیا نام رکھوں جس کے آگے تو ہمالیہ پہاڑ بھی مٹی کے ڈھیلے کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر برابر سات آٹھ سو سال تک پادری مصنفوں نے لوگوں کو یہ دھوکا دیا اور کروڑوں نہیں اربوں ارب لوگوں کو اس غلط فہمی میں مبتلا رکھا کہ اسلام عورتوں کو بے جان اور بے روح تسلیم کرتا اور اسے مردوں کے لئے دل بہلانے کا ایک کھلونا تصور کرتا ہے۔ وہ قوم جس کے اپنے مذہب میں عورت کو کوئی حیثیت نہیں دی گئی۔ اس نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتنا بڑا افترا کیا۔ اور اس قوم کے لکھے پڑھے لوگ حتیٰ کہ مدرسوں کے اساتذہ کالجوں کے پروفیسر۔ محکموں کے افسر۔ پارلیمنٹوں کے ممبر اور حکومتوں کے وزراء اور بادشاہ سب اس دھوکا میں آگئے۔ اور ایک ادنے انسان سے لے کر بادشاہ تک یہ سمجھنے لگ گئے۔ کہ واقعہ میں اسلام عورتوں میں روح کی موجودگی کا قائل نہیں۔ کیونکہ نہ پروفیسروں نے اسلامی کتابیں دیکھی تھیں۔ نہ حکام کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا علم تھا۔ نہ افسروں اور پارلیمنٹ کے ممبروں کو حقیقت کا علم تھا۔ نہ وزراء اور بادشاہوں کو عربی زبان سے واقفیت تھی۔ انہوں نے چند پادریوں کو یہ کہتے سنا کہ ہم نے

اسلام کے سمندر میں غوطہ

لگایا اور ہم نے یہ امر معلوم کیا ہے۔ کہ اسلام عورت میں روح کا قائل نہیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ دسمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت آج دن بھر دانتوں کی تکلیف کی وجہ سے ناساز رہی احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے ؛

آج صبح دس بجے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے اپنی لڑکی کے رخصتانہ کی تقریب پر دعوت چائے دی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے شرکت فرمائی اور دعا کی ساڑھے تین بجے کی گاڑی سے برات لاہور واپس چلی گئی ہے

مکرم بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی نزلہ بخار اور درد شقیقہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔ ماسٹر قمر الدین صاحب ٹیچر ہائی سکول کا بھائی جلال الدین سخت بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے ؛

272

اور پھر انتہائی دلیری سے وہ پادری بڑے بڑے جبے پہن کر تقریریں کرتے اور کہتے۔ کہ واقعہ میں یہ بات درست ہے۔ اسلام تو عورت کو کوئی درجہ دیتا ہی نہیں۔ اور اُن کے اِس جھوٹے پراپیگنڈے سے متاثر ہو کر تمام یورپ میں یہی سمجھا جانے لگا کہ اسلام عورت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ چونکہ پادریوں کی لکھی ہوئی انگریزی کتابیں تمام عرب کے لوگ پڑھتے ہیں۔ اور چونکہ وہ ان باتوں کا جواب نہیں دیتے اس لئے واقعہ یہی ہوگا۔ کہ اسلام میں یہ تعلیم موجود ہے۔ جرمن سمجھتے۔ کہ جرمنی میں اسلام کے خلاف لکھی ہوئی کتابوں کا چونکہ عرب کے لوگ جواب نہیں دیتے اس لئے اسلام پر جس قدر اعتراضات کئے گئے ہیں۔ وہ درست ہیں۔ کیونکہ ہر انسان یہ خیال کرتا ہے کہ

میری بولی سب لوگ سمجھتے ہیں۔

جرمنی سمجھتے ہیں۔ کہ دنیا میں جرمن زبان سے ناواقف کوئی نہیں ہوسکتا۔ فرانسیسی سمجھتے ہیں۔ کہ دنیا میں فرانسیسی زبان سے ناواقف کوئی نہیں ہوسکتا۔ اور انگریز سمجھتے ہیں۔ کہ دنیا میں انگریزی زبان سے ناواقف کوئی نہیں ہوسکتا غرض ہر قوم اپنی زبان کے متعلق اس غلط فہمی میں مبتلا ہوتی ہے۔ کہ اسے تمام دنیا کے لوگ سمجھتے ہیں۔ اور وہ خیال کرتی ہے۔ کہ بھلا کونسا ایسا نامعقول انسان ہوسکتا ہے۔ جسے ہماری بولی بھی سمجھ میں نہ آسکے پنجابی زبان کوئی علمی زبان نہیں۔ مگر پنجابی جاٹ بھی جب ڈھولے کہتے اور پنجابی میں لکھے ہوئے اشعار پڑھتے ہیں۔ یا بلھے شاہ کی کافیاں پڑھتے ہیں تو وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ بھلا کونسا ایسا انگریز یا امریکن ہے۔ جسے یہ مضمون بھی معلوم نہ ہو اس طرح قوموں کو دھوکا لگ جاتا ہے اور وہ سمجھتی ہیں۔ کہ چونکہ فلاں بات ہماری طرف سے بار بار دہرائی گئی ہے۔ اور اس کا مخالف فریق کی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ اس لئے وہ ضرور سچی ہے۔

غیر مبائعین بھی اس فن میں عیسائیوں کے خوشہ چین ہیں وہ بھی بعض دفعہ جھوٹے پراپیگنڈا کو کمال تک پہنچا دیتے ہیں۔ جب میری خلافت کے ابتدائی ایام میں انہوں نے ہمارے خلاف اپنے اخبار میں مضامین لکھنے شروع کئے۔ تو ایک دن انہوں نے اپنے اخبار میں بڑے جلی عنوانات سے اس قسم کے الفاظ لکھے کہ مرزا محمود کی خفیہ سازش کا بھانڈا پھوٹ گیا۔ حقیقت بے نقاب ہوگئی اور سازش کھل گئی مگر جب ہم نے نیچے مضمون دیکھا۔ تو یہ تھا۔ کہ ایک مبائع نے ہم سے بیان کیا ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جب فوت ہوئے ہیں تو اس رات مرزا محمود لوگوں کو جگا جگا کر کہہ رہے تھے۔ کہ دعائیں کرو۔ اللہ تعالےٰ فتنہ سے لوگوں کو بچائے۔ اب نیچے تو یہ خبر تھی مگر اوپر اس قسم کا عنوان تھا کہ بھانڈا پھوٹ گیا۔ سازش کھل گئی۔ حقیقت بے نقاب ہوگئی۔ اور

خفیہ کارروائیوں کا پتہ

چل گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کئی احمدیوں کے مجھے خط پہنچے کہ کیا "پیغام صلح" میں جو یہ بات شائع ہوئی ہے۔ درست ہے میں نے انہیں جواب لکھوایا۔ کہ تم نیچے کی عبارت بھی تو پڑھو۔ تم نے تو محض عنوان دیکھ کر سمجھ لیا ہے۔ کہ کوئی سازش تھی جس کا بھانڈا پھوٹ گیا۔ حالانکہ نیچے یہ لکھا ہے۔ کہ میں نے لوگوں سے کہا کہ دعائیں کرو کہ اللہ تعالےٰ جماعت کی صحیح رہنمائی کرے اور اسے فتنہ سے بچائے۔ میں نے انہیں لکھا۔ کہ اگر یہ سازش ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا اور میں دونوں سازش میں شریک تھے اور یہ کہ میں نے فریب دے کر لوگوں کو کہا کہ تم خدا سے پوچھو کہ حقیقت کس طرف ہے۔ پھر خود بخود تم پر کھل جائے گا۔ کہ سچی بات کونسی ہے۔ گویا پہلے میں نے خدا سے سازش کی۔ اور اسے غیر جانبدار رہنے کی بجائے اپنے ساتھ شامل کر لیا پھر میں نے لوگوں کو فریب دیکر کہا کہ مجھ سے کیا پوچھتے ہو۔ چلو خدا سے جا کر پوچھ لو کہ حق میرے ساتھ ہے یا میرے مخالفوں کے ساتھ پس اس صورت میں مجھ پر ہی سازش کا الزام عائد نہیں ہوتا بلکہ خدا تعالےٰ کو بھی نعوذ باللہ اس سازش میں شریک ماننا پڑتا ہے۔ اور اگر خدا واقعہ میں غیر جانبدار ہے۔ تو پھر میں نے جب یہ کہا کہ تم دعائیں کرو کہ اللہ تعالےٰ جماعت کے قلوب کی صحیح راہنمائی کرے اور اسے فتنہ اور ٹھوکر سے محفوظ رکھے تو اس کے معنے یہ تھے کہ میں نہیں چاہتا کہ میری مرضی دنیا کے سامنے آئے بلکہ میں یہ چاہتا ہوں۔ کہ جو کچھ خدا کی مرضی ہے۔ وہی پوری ہو۔ اب میرا اسوقت کا خیال اچھا تھا یا برا۔ یقیناً ہر شخص یہ تسلیم کرے گا۔ کہ اس کے پرکھنے کا اس سے زیادہ اچھا طریق اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ مگر انہوں نے اس خبر کا عنوان یہ رکھ دیا کہ مرزا محمود کی خفیہ سازش کا بھانڈا پھوٹ گیا اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے اس عنوان سے متاثر ہو کر بعض قلیل التدبر احمدیوں نے مجھے چٹھیاں لکھیں کہ کیا یہ بات درست ہے۔ اور میں نے انہیں لکھا۔ کہ تم ایک خطرناک ہیڈنگ سے ہی دھوکا میں مبتلا ہوگئے۔ نیچے کا مضمون بھی تو پڑھو اور دیکھو کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمیں اس دن سخت گھبراہٹ تھی اور یہی وجہ تھی۔ کہ میں نے دعاؤں پر زور دیا اور دوستوں سے کہا کہ وہ اٹھیں اور اللہ تعالےٰ سے دعائیں کریں کہ جو خدا کی مرضی ہے۔ وہ پوری ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری یا دوسروں کی غلطی سے سلسلہ کو کوئی نقصان پہنچے لیکن اگر یہ نیکی نہیں تھی اور اگر لوگوں کو دعاؤں کے لئے جگانا اور کہنا کہ اللہ تعالےٰ کے حضور گڑگڑاؤ اور عرض کرو کہ اے خدا سلسلہ کو ہر فتنہ سے محفوظ رکھ اور اس نہایت ہی مشکل گھڑی میں ہماری صحیح رہنمائی فرما ایک سازش تھی تو چاہئے تھا۔ کہ وہ لوگ اس کے مقابلہ میں یہ اعلان کر دیتے۔ کہ آج رات کوئی شخص دعا کے لئے نہ اٹھے بلکہ جو پہلے تہجد کے لئے اٹھا کرتے ہوں وہ بھی آج رات سوئے رہیں۔ اور خدا تعالےٰ سے کوئی دعا نہ کریں ایسا نہ ہو کہ خدا صحیح رہنمائی کر دے یا یہ کہ اگر دعائیں کی گئیں تو نعوذ باللہ خدا بجائے ہدایت دینے کے گمراہ کر دیگا۔ پس اگر وہ اعلان کر دیتے کہ آج رات خدا تعالےٰ سے کوئی دعا نہ مانگی جائے۔ اور اگر خدا کچھ بتائے بھی تو اس پر کان نہ دھرا جائے ایسا نہ ہو کہ وہ فریب میں آجائیں تو دنیا خود بخود فیصلہ کر لیتی کہ کس نے صحیح راستہ اختیار کیا ہے۔ اور کس نے غلط۔ مگر انہوں نے بجائے اس کے کہ وہ راستہ اختیار کرتے جو صحیح تھا۔ ہمارے طریق عمل پر اعتراض کر دیا اور اسے ایک بہت بڑی خفیہ سازش قرار دیدیا اسی طرح آجکل کے مفسدین نے کیا۔ انہوں نے بھی جھوٹ اور فریب سے کام لیتے ہوئے اعلانوں پر اعلان کرنا شروع کر دیا کہ ہماری روٹی بند کر دی گئی۔ ہمارا پانی بند کر دیا گیا۔ ہمارا دودھ بند کر دیا گیا ہم حیران کہ یہ کیا بات ہے۔ ہم نے تو ایسا کوئی حکم نہیں دیا۔ ان کی روٹی کس طرح بند ہوگئی اور ان کا دودھ پانی کس نے روک لیا۔ ہم دوکانداروں سے پوچھتے تو وہ کہتے کہ ہم سے روزانہ وہ لوگ دودھ اور دوسری ضروریات کی چیزیں لے جاتے ہیں مگر شور یہ مچایا جاتا کہ ہم پر ظلم کیا جاتا ہے۔ ہمیں دکھ دیا جاتا ہے ہمیں دکانوں سے سودا تک خریدنے نہیں دیا جاتا۔

الفضل کا جوبلی نمبر اور جماعت ہائے احمدیہ

تمام جماعت ہائے احمدیہ اور احمدی احباب کو علم ہے۔ کہ آنے والے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خلافت جوبلی کی مبارک تقریب کی خوشی میں "الفضل" "خلافت جوبلی نمبر" شائع کرنے کا انتظام کر رہا ہے۔ جماعتوں کو اعلانات اور خطوط کے ذریعہ اس امر کی طرف توجہ دلائی جاچکی ہے۔ کہ جلد سے جلد "جوبلی نمبر" کی مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں تا پرچہ کی چھپائی کے وقت کل تعداد کو مدنظر رکھ لیا جائے۔ اور اگرچہ اس وقت تک بعض جماعتوں اور احباب نے مطلوبہ تعداد کے متعلق اطلاعات ارسال فرمائی ہیں۔ لیکن ابھی تک بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی لہٰذا تمام جماعتوں سے پرزور استدعا ہے۔ کہ جلد سے جلد اور زیادہ سے زیادہ پرچوں کی خریداری کی اطلاع دیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ ان کا تساہل بعد میں انہیں پرچہ سے محروم رکھے اسوقت تک جن جماعتوں نے اطلاعات ارسال فرمائی ہیں ان کے نام حسب ذیل ہیں۔ افراد کی اطلاعات ان کے علاوہ ہیں۔ تلونڈی راماں۔ دھاریوال۔ کوٹری۔ بیگو سرائے۔ کاٹھ گڑھ۔ ایبٹ آباد۔ صدر شاہ پور۔ نیکورا۔ لودھراں

(خاکسار منیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سود اسلف کے معاملہ میں محکمہ کی یہی اجازت سے یہ ہدایت تھی۔ کہ جو ضروریات زندگی سکھوں ہندوؤں اور غیر احمدی دوکانداروں سے مل سکتی ہوں وہ احمدی دوکانداروں کی طرف سے نہ دی جائیں۔ اور جو نہ مل سکتی ہوں وہ ضرور دی جائیں۔ لیکن

اس میں بھی ایک حکمت

تھی۔ اور وہ یہ کہ وہ یہ شور مچا رہے تھے کہ احمدی ہمیں مار ڈالنا چاہتے ہیں۔ اس صورت میں اگر احمدی دوکانداروں کو انہیں ہر قسم کا سودا دینے کی اجازت ہوتی اور کسی دن ان کا کوئی فرد بیمار ہو جاتا تو وہ یہ شور مچا دیتے کہ فلاں احمدی دوکاندار کے ذریعہ ہمیں زہر دی گئی ہے اس قسم کے امکانات کو روکنے کے لئے ہم نے ہدایت دے دی۔ کہ جو ضروریات زندگی انہیں غیروں سے باسانی میسر آسکتی ہوں وہ تو احمدی دوکاندار نہ دیں۔ مگر جو چیزیں ان سے نہ مل سکتی ہوں۔ وہ احمدی دوکاندار ضرور دے دیا کریں۔ اور اس کے لئے محکمہ نے ان سے پوچھا۔ کہ جن دوکانداروں پر انہیں اعتبار ہو ان کے نام بتا دیں ہم انہیں اس قسم کی اشیاء دے دینے کی اجازت دے دیں گے۔ مگر ان کے مدنظر چونکہ محض شور مچانا اور اپنی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹنا تھا۔ اس لئے انہوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ ہمارا حقہ پانی بند کر دیا گیا۔ یہ بند کر دیا گیا وہ بند کر دیا گیا (حقہ پانی کا لفظ میں نے پنجابی محاورہ کے مطابق استعمال کیا ہے۔ ورنہ ان میں حقہ پینے والا میرے علم میں کوئی نہیں) غرض اس رنگ میں انہوں نے اپنی

مظلومیت کا رونا رویا

حالانکہ ہم نے حکم دیا ہوا تھا۔ کہ جو ضروریات زندگی غیروں سے نہیں مل سکتیں وہ احمدی دوکاندار انہیں ضرور دے دیا کریں۔ مگر بہر حال وہ یہ شور مچاتے رہے۔ کہ ہم مارے گئے ہمیں کھانے کو کچھ نہیں ملتا۔ ہمیں پینے کو کچھ نہیں ملتا۔ دوکانداروں کو منع کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ ہمارے ہاتھ کوئی چیز فروخت نہ کریں۔ حالانکہ جو واقعہ میں تکلیف زدہ ہو۔ اور جسے حقیقت میں ان چیزوں کی ضرورت ہو۔ وہ پہلے اپنی روٹی کا فکر کیا کرتا ہے۔ یہ نہیں کرتا۔ کہ روٹی کا تو فکر نہ کرے۔ اور شور مچانا شروع کر دے۔ کہ میں مارا گیا۔ اگر انہیں دودھ نہیں ملتا تھا تو وہ پہلا کام یہ کرتے۔ کہ کسی سے دودھ لیتے۔ اور اپنی ضرورت کو پورا کرتے۔ مگر وہ دودھ اور روٹی تو نہ لیتے بلکہ محض یہ شور مچاتے رہتے کہ ہم مارے گئے ہم مارے گئے تو پروپیگنڈا اس زمانہ کی

تمام حیات کا روح رواں

ہو گیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اسلام کی طرف سے بھی پروپیگنڈے کا مقابلہ پروپیگنڈا سے کیا جائے۔ اور سچائی سے جھوٹ کو مٹایا جائے۔ درحقیقت اس زمانہ میں جھوٹ کی اتنی کثرت ہو گئی ہے۔ اور دھوکا اور فریب اس قدر عام ہو گیا ہے۔ کہ جب تمہارا ایک قریب ترین دوست بھی تم سے کوئی بات کر رہا ہو تو تمہارے دل میں یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ کہیں یہ مجھ سے فریب تو نہیں کر رہا۔ پس

جھوٹ اور فریب کی کثرت

کی وجہ سے جھوٹ کی ہیبت اور اس کی اہمیت لوگوں کے قلوب سے نکل گئی ہے۔ اور جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے۔ تو وہ سمجھتا ہے کہ میں نے کوئی برا کام نہیں کیا۔ ساری دنیا ہی ایسا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے دوسروں کے عیوب کی تشہیر کرنے سے بنی نوع انسان کو روکا ہے۔ کیونکہ وہ کہتا ہے اگر تم ایسا کرو گے تو رفتہ رفتہ لوگ یہ سمجھنے لگ جائیں گے۔ کہ ساری دنیا ہی عیوب میں مبتلا ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ

جرموں کا رعب

جو انسانی قلوب میں ہوتا ہے وہ جاتا رہے گا۔ مگر نادان خدا تعالےٰ کی وسیع حکمتوں کو نہیں سمجھتے۔ اور اپنی معمولی معمولی ضرورتوں اور خواہشوں کو خدا تعالےٰ کے احکام پر مقدم کر لیتے ہیں۔

تو اسلام اس وقت ایک وسیع خطرہ میں گھرا ہوا ہے۔ اس زمانہ میں جھوٹ کا پروپیگنڈا اپنے انتہاء کو پہونچ چکا ہے۔ اور اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ سچ کے ڈنڈھ دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دیئے جائیں۔ سچ بے شک طاقتور ہوتا ہے مگر یہ بھی تو ضروری ہوتا ہے۔ کہ سچ کی کچھ نہ کچھ آواز نکل رہی ہو۔ ہم نے مانا کہ اگر سو جھوٹ بولنے والے ہوں۔ تو ان پر ایک سچ بولنے والا غالب آسکتا ہے۔ ہم نے یہ بھی مانا کہ اگر ہزار جھوٹ بولنے والے ہوں تو ان پر ایک سچ بولنے والا غالب آسکتا ہے۔ مگر یہ تو نہیں ہو سکتا۔ کہ لاکھوں اور کروڑوں جھوٹا پروپیگنڈا کرنے والے ہوں۔ اور

سچ اپنی کوٹھڑی میں

چھپا ہوا ہو۔ اور ہم یہ سمجھ رہے ہوں کہ سچ جھوٹ پر غالب آجائے گا۔ وہی سچ غالب آیا کرتا ہے جو دلیری سے جھوٹ کے مقابلہ میں نکل کھڑا ہوتا ہے۔ اور پھر یہ پروا نہیں کرتا۔ کہ میرا انجام کیا ہو گا۔ جو سچ اس طرح کھلے بندوں نڈر ہو کر جھوٹ کے مقابلہ میں نکل کھڑا ہو۔ اسے ہی غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ غلبہ مقابلہ سے ہی میسر آتا ہے۔ بغیر اس کے نہیں۔ اور تحریک جدید کی غرض یہی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے۔ تو ہم

ساری دنیا میں اسلام

کی طرف سے مقابلہ کرنے والے پہلوان کھڑے کر دیں۔ چاہے ایک کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو۔ چاہے دو کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو۔ چاہے تین کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو چاہے چار کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو۔ چاہے پانچ کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو۔ اور چاہے دس کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو بلکہ خواہ ساری دنیا ایک طرف ہو۔ اور دوسری طرف وہ اکیلا کمزور اور ناتواں انسان ہو جس کے کپڑے پھٹے پرانے ہوں جس کو اپنے رہنے کے لئے مکان تک میسر نہ ہو۔ اور جسے کھانے کے لئے پیٹ بھر کر روٹی نہ ملتی ہو۔ مگر وہ

اپنی ناتوان اور کمزور آواز

سے لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ بلند کر رہا ہو۔ جس دن ہم یہ کام کر لیں گے جس دن ہم جاپان میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دینگے ہم چین میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دینگے ہم فلپائن میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دینگے ہم امریکہ اور اس کی ریاستوں میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے۔ ہم انگلستان میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے۔ ہم یورپ میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دینگے ہم سوئٹزرلینڈ میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دینگے ہم رومانیہ میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دینگے ہم یوگوسلاویکیا میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے۔ ہم یونان میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے۔ ہم ہنگری میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے۔ ہم جرمنی میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے۔ ہم ڈنمارک میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے ہم بلجیم میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے ہم ہالینڈ میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دینگے ہم فن لینڈ میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دینگے ہم سپین میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دینگے ہم پرتگال میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دینگے اور اگر ہم زیادہ مبلغ نہ بھجوا سکیں تو کم سے کم

ایک مبلغ ہر علاقہ میں

بھجوا دیں گے۔ اسی طرح ہم افریقن ممالک میں ایک ایک مبلغ بھجوا دیں گے۔ تا کہ ان ممالک میں اسلام کا جھنڈا تو لہراتا رہے۔ اس دن ہم سمجھیں گے کہ ہمارے کام کا آغاز ہوا۔ نہ سہی حکومتیں نہ سہی سلطنتیں۔ نہ سہی کثرت تعداد۔ نہ سہی شان و شوکت نہ سہی وہ لٹریچر جو سارے ملک میں پھیل جائے اور

تعلیم یافتہ طبقہ

کو اسلام کی خوبیوں کا گرویدہ کر دے

نہ سہی بلند، بالا چوٹیوں پر لہرانے والا جھنڈا کم سے کم ہر ملک میں اسلام کی طرف منسوب ایک دھجی تو ہو جو ہوا میں لہرا رہی ہو۔ اور لوگوں کو یہ بتا رہی ہو۔ کہ اسلام مرا نہیں بلکہ زندہ ہے مگر ہم نے تو ابھی یہ بھی نہیں کیا حالانکہ

تحریک جدید کا پہلا مقصد

یہ ہے کہ ہم دنیا کے ہر ملک میں کم از کم ایک آدمی ایسا کھڑا کر دیں جو اسلام کے جھنڈے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے رکھے۔ اور اس کے پھریرے کو ہوا میں لہراتا رہے دنیا سمجھتی ہے کہ اس نے اسلام کو مٹا دیا۔ مگر ہر ملک میں ہمارا ایک ایک منادی لوگوں کو یہ آواز دے رہا ہو۔ کہ ہم بے شک کمزور ہیں۔ ہم بیشک ناتواں اور حقیر ہیں بے شک ہماری طاقت ٹوٹ گئی۔ ہماری حکومت جاتی رہی مگر اسلام نے اپنا سر نیچا نہیں کیا۔ بلکہ اسلام کا پھریرا آج بھی ہوا میں اڑ رہا ہے۔ مگر ابھی تو اس دن کے آنے میں بھی ہمیں دیر نظر آتی ہے۔ اور اس کے لئے کئی قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ لیکن بہرحال جس دن ہم یہ کام کر لیں گے۔ اس دن ہمارا دوسرا قدم یہ ہوگا۔ کہ ان ممالک میں صرف

اسلام کا پھریرا

ہی نہ لہرائے۔ بلکہ ان ممالک کے باشندوں میں سے کچھ ایسے لوگ پیدا کریں جو اسلام کے جھنڈے کو سرنگوں نہ ہونے دیں۔ بلکہ ہمیشہ اسے مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ جاپان میں ایک ہندوستانی اسلامی جھنڈے کو نہ لہرا رہا ہو۔ بلکہ چند جاپانی اسلامی جھنڈے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے ہوں۔ چین میں ایک ہندوستانی اسلامی جھنڈا نہ لہرا رہا ہو۔ بلکہ چند چینی اسلامی جھنڈے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے ہوں۔ اسی طرح انگلستان۔ امریکہ۔ فرانس۔ جرمن سویڈن۔ ناروے۔ فن لینڈ۔ ہنگری۔ سپین۔ پرتگال اور دیگر ممالک میں ہندوستانی اسلامی جھنڈا نہ لہرا رہے ہوں۔ بلکہ خود ان ممالک کے بعض باشندے اسلامی جھنڈا لے کر کھڑے ہوئے ہوں۔ چاہے وہ تعداد میں کتنے ہی تھوڑے ہوں۔ اور چاہے وہ کتنے ہی کمزور اور ناتواں ہوں

یہ ہمارا دوسرا مقصد ہے

جو تحریک جدید کے ماتحت ہمارے سامنے ہے۔ غرض ہمارے سامنے بہت بڑا کام ہے۔ فتح بہت دور ہے۔ اور منزل بہت بعید ہے۔ بزدل اس لمبی مسافت سے گھبراتا اور قربانیوں سے جی چراتا ہے۔ مگر بہادر انسان جانتا ہے کہ میرا یہ کام نہیں کہ میں دیکھوں مجھے فتح حاصل ہوتی ہے یا نہیں۔ بلکہ میرا یہ کام ہے۔ کہ جب تک میری زبان چلتی رہے۔ میں بولتا چلا جاؤں۔ اور اللہ تعالےٰ کی توحید اور اس کے دین کی اشاعت زمین پر کرتا رہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا کیا ہی عمدہ نقشہ کھینچا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

ایک سچا مومن

خواہ موت کے قریب پہونچ جائے دشمن اسے قتل کرنے کے درپے ہوں۔ اور اس کی گردن پر خنجر پھیر رہا ہو۔ تب بھی وہ سچائی کو بیان کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ ہمارے ہی زمانہ کا نقشہ ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں کھینچا۔ آج ہی وہ زمانہ ہے۔ کہ سچائی کو کند ہتھیاروں سے ذبح کیا جا رہا ہے۔ آج ہی وہ زمانہ ہے کہ

مسلمان کمزور اور بے بس

ہیں۔ مگر بجائے ڈرنے اور گھبرانے اور بھاگنے کے جو شخص آج تلوار کے نیچے بھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا چلا جاتا ہے۔ وہی بہادر ہے کیونکہ موت بھی اس کو نہیں ڈرا سکی۔ اور مرتے وقت بھی وہ کہتا چلا گیا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اسلام نے تو

ایک بہت بڑا مقصود

بنی نوع انسان کے سامنے رکھا ہے ہمارے تو دنیوی شاعر بھی بزدلی اور دون ہمتی کے خلاف رہے ہیں چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے ؎

شکست و فتح نصیبوں سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

کہ شکست اور فتح تو قسمت سے تعلق رکھتی ہے۔ اگر قسمت نے یاوری کی تو فتح ہو گئی۔ نہ کی تو شکست ہو گئی مگر مجھے خوشی ہے۔ تو یہ کہ ؎

مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

ہم تو لڑتے رہے اگر فتح نہیں ہوئی اور شکست ہو گئی۔ تو اس میں ڈر کی کونسی بات ہے۔ یہ تو ایک دنیوی شاعر کا قول ہے مگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کو کیسے عجیب رنگ میں بیان فرمایا۔ کہ مومن کی یہ شان ہے کہ اگر تلوار اس کی گردن پر پھیری جا رہی ہو۔ تو پھر بھی وہ سچ بیان کر رہا ہوتا ہے۔ تو

شکست و فتح

کا کوئی سوال نہیں۔ مقابلے کا بھی کوئی سوال نہیں کمزوری کا بھی کوئی سوال نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت بھی ایک مومن سے سچ بولنے کی توقع ظاہر کی ہے۔ جب مخالف اسے پچھاڑ لیتا ہے۔ جب وہ اس کی چھاتی پر چڑھ جاتا اور تلوار اس کی گردن پر رکھ دیتا ہے۔ جب وہ اسے ذبح کرنے کے لئے بالکل تیار ہو جاتا ہے۔ اور دنیوی لحاظ سے اس کی کوئی آس باقی نہیں رہتی۔

ایسی نازک گھڑیوں میں

بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرماتے ہیں کہ ایک مومن اپنی بات کو دہراتا چلا جاتا ہے۔ تم ان دونوں نقشوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے لاؤ۔ اور پھر دیکھو کہ تمہارا دل ہاں وہ دل جس پر دنیوی آلائشوں سے زنگ نہ لگ چکا ہو۔ اور بالکل پاک صاف ہو کس نظارہ سے زیادہ متاثر ہوتا ہے تم دیکھو گے کہ ایک طرف ایک بہت بڑا اسلامی لشکر ہے۔ تمام سپاہی ساز و سامان سے آراستہ ہیں۔ سامان حرب کی ان کے پاس کمی نہیں۔ لشکر کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ اور تمام سپاہی فنونِ جنگ کے ماہر ہیں۔ یہ اسلامی لشکر ایک بہت بڑے

دشمن کے لشکر پر حملہ

کرتا۔ اور اسے رگیدے چلے جاتا ہے یہاں تک کہ دشمن میدانِ جنگ سے بھاگ جاتا ہے۔ اور مسلمان اپنی شوکت کے اظہار کے لئے زور سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔

تم ایک طرف اس نظارہ کو اپنے ذہن میں لاؤ۔ اور دوسری طرف یہ نظارہ

عالم تصور میں

اپنی آنکھوں کے سامنے لاؤ کہ ایک مسلمان ایک ایسے ملک میں ہے جہاں ہر طرف جھوٹ اور فریب کا دور دورہ ہے۔ لوگ اس کے مخالف ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ اسے قتل کر دیں۔ ایک دن وہ یہی تہیہ کئے اس کے گھر کا احاطہ کر لیتے اور اسے پکڑ کر باہر نکالتے ہیں۔ اور کہتے ہیں اسلام چھوڑ دو ورنہ ہم تمہیں مار دیں گے۔ وہ کہتا ہے یہ تو نہیں ہو سکتا اسلام مجھ سے نہیں چھوٹ سکتا۔ وہ اسے مارنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور مارتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ ادھ موا ہو جاتا ہے۔ تو وہ اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں بتاؤ اب تمہارا کیا عقیدہ ہے وہ کہتا ہے میرا عقیدہ یہی ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اس پر وہ پھر اسے پیٹتے ہیں۔ اور پیٹتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ زخموں سے چور چور ہو جاتا ہے۔ وہ پھر اسے چھوڑ دیتے اور کہتے ہیں بتاؤ اب بھی تم باز آتے ہو یا نہیں مگر وہ جواب دیتا ہے کہ میرا عقیدہ وہی ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اس پر وہ پھر اسے پیٹتے ہیں۔ اور پیٹتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ [illegible] قتل کر دیتے ہیں اور عین اس وقت جبکہ وہ اس کی لاش کو پھینک دیتے ہیں۔ اس کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ اس کا سر لڑھک جاتا ہے۔ اس کی گردن ڈھلک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتی ہے اسکے ہونٹ آخری بار ہلتے ہیں۔ اور ان سے ایک آواز آتی ہے۔ نہایت دہیمی آواز اتنی دہیمی کہ وہ ایک فٹ کے فاصلہ سے بھی نہیں سنی جاسکتی۔ تب ایک شخص آگے بڑھتا اور اس کے ہونٹوں پر اپنے کان رکھ دیتا ہے تاکہ وہ معلوم کرے کہ اس نے کیا کہا۔ جب وہ اپنے کان اس کے ہونٹوں کے قریب لے جاتا ہے۔ تو اسے ہلکی سی یہ آواز آتی ہے۔ کہ لا الٰہ الا اللّٰہ اور اس کے ساتھ ہی اس کی روح

قفسِ عنصری سے پرواز

کرجاتی ہے۔

اب ایک طرف میدانِ جنگ میں دشمنوں پر فتح پانے والے اسلامی لشکر نے نعرہ تکبیر بلند کیا تھا۔ اور دوسری طرف اس جان توڑنے والے نے لا الٰہ الا اللّٰہ کہا مگر یقیناً ان دونوں آوازوں میں سے وہ کمزور اور ناتوان آواز جو ایک فٹ کے فاصلے سے بھی سنائی نہیں دیتی تھی وہ زیادہ شاندار ہوگی۔ وہ سچے مومنوں کے دلوں میں زیادہ امنگیں اور حوصلے پیدا کرنے والی ہوگی۔ بہ نسبت اس نعرہ کے جو میدان جنگ میں فاتح لشکر نے بلند کیا۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جنگوں کو دیکھ لو اور ان کی مکہ والی حالت کو بھی دیکھو اور پھر غور کرو۔ کہ کونسی چیز ہے جو

ہمارے دل میں گدگدی

پیدا کرتی ہے۔ وہ جنگیں ہمارے دلوں میں اس قدر گدگدی پیدا نہیں کرتیں جن میں مسلمان فوجیں کافی تعداد میں ہوا کرتی تھیں۔ اور کفار کا پوری قوت سے مقابلہ کرتی تھیں۔ بلکہ جو چیز محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان کا نقشہ ہماری آنکھوں کے سامنے پیش کر دیتی ہے۔ وہ وہی ہے۔ جب کہ آپ اکیلے اور تنِ تنہا مکہ کی گلیوں میں توحید کا وعظ کرتے اور قریش مکہ آپ کو ہر رنگ میں دکھ اور اذیت پہنچاتے۔ یہاں تک کہ جب انہوں نے دیکھا کہ وہ کسی طرح محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو

توحید کے وعظ سے

نہیں روک سکتے تو وہ آپ کو مارنے کے درپے ہوگئے اور اس فیصلہ کے بعد وہ آپ کے چچا کے پاس جو آپ کی امداد کا آخری دنیوی ذریعہ تھے۔ گئے اور کہا۔ اے ابو طالب تیرے اس بھتیجے نے ہم کو بڑا ستایا ہے اب تو اس کی مخالفت کی حد ہوگئی اگر یہ اتنا ہی کرے کہ ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہنا چھوڑ دے تب بھی ہم اس کے خدا کو مان لیتے ہیں۔ یہ صرف اتنا کرے کہ ہمارے معبودوں کو برا بھلا نہ کہے۔ لیکن اگر اس نے اس آخری نوٹس اور تجویز کے بعد بھی ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہنا نہ چھوڑا اور تم اس کی مدد پر رہے۔ تو اے ابو طالب ہم تمہیں بھی

ریاست سے جواب

دے دیں گے۔ اب تک ہم تمہارا بڑا لحاظ کرتے چلے آئے ہیں۔ مگر اب یہ معاملہ ہماری حد برداشت سے باہر ہوگیا ہے۔ اور ہم تمہیں یہ کہنے آئے ہیں کہ یا تو اپنے بھتیجے کو روک لیں ورنہ اس کے ساتھ ہی ہم تمہارا بھی مقابلہ کریں گے اور تم کو رئیس اور سردار کے مرتبہ سے الگ کر دیں گے۔ ابو طالب کی تو زندگی ہی مکہ کی ریاست اور سرداری میں تھی۔ وہ بھلا اس کو کہاں چھوڑ سکتے تھے۔ انہوں نے جب یہ دھمکی سنی تو ان کے ہوش اڑ گئے۔ اور یہ بات ابو طالب پر ہی منحصر نہیں۔ پرانے خاندانوں میں اپنی عزت کو قائم رکھنے کی ہمیشہ کوشش کی جاتی ہے۔ ہمارے دادا کے متعلق ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنایا کرتے تھے۔ کہ وہ مختلف کام جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کی ملازمت میں اور پھر کشمیر میں کرتے رہے ان ایام میں انہوں نے

ایک لاکھ کے قریب روپیہ

جمع کیا۔ اس زمانہ میں روپیہ کی بہت بڑی قیمت ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ قریب ہی ایک گاؤں راجپورہ ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک چچا نے پانچ سو روپیہ میں خریدا تھا۔ چھ سو ایکڑ اس کی زمین ہے۔ اور گو وہ زمین اتنی اچھی نہیں مگر پھر بھی کجا پانچ سو روپیہ اور کجا چھ سو ایکڑ زمین ایک روپیہ ایکڑ سے بھی کم قیمت میں انہیں زمین مل گئی۔ پس اگر وہ چاہتے تو اس روپیہ سے

بہت بڑی جائیداد

پیدا کر سکتے تھے۔ مگر جب انگریزوں کی حکومت آئی اور انہوں نے ان کی جائیداد ضبط کرلی تو وہ اس کے حصول کے لئے مقدمات میں لگ گئے بعض دوستوں نے انہیں مشورہ دیا کہ آپ اس کام میں نہ پڑیں اس میں چنداں فائدہ نہیں۔ اگر کچھ ملا بھی تو بالکل بے حقیقت ہوگا۔ اس وقت جائیداد کی قیمت کچھ نہیں آپ کے پاس روپیہ ہے۔ آپ اگر چاہیں۔ تو اس روپیہ سے پچاس اچھے اچھے قصبے خرید سکتے ہیں۔ اس میں آپ کی اولاد کی بھی بہتری ہوگی۔ کیونکہ اس جائیداد سے ان کے لئے گزارہ کی معقول صورت پیدا ہو جائے گی۔ اس علاقہ میں ان دنوں چھوٹے چھوٹے زمیندار تھے مگر باہر گوجرانوالہ اور لاہور کے ضلع میں اچھے اچھے زمیندار تھے جو پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ بلکہ سو سو گاؤں کے مالک تھے۔ اس لئے انہیں بعض دوستوں نے مشورہ دیا کہ بجائے اس جگہ روپیہ ضائع کرنے کے آپ باہر

چالیس پچاس گاؤں

خرید لیں۔ مگر انہوں نے جواب دیا۔ کہ اگر باہر ہم نے گاؤں خرید بھی لئے تو ہمارے بچے جب کبھی باہر نکلیں گے۔ اور لوگ ایک دوسرے سے دریافت کریں گے۔ کہ یہ کون ہیں۔ تو وہ آگے سے کہیں گے۔ کہ خبر نہیں کون ہیں۔ کوئی باہر سے آئے ہوئے ہیں لیکن اگر قادیان اور اس کے اردگرد ہمیں دو ایکڑ زمین بھی مل جائے اور ہماری اولاد فاقوں میں بھی مبتلا ہو جائے تو بھی جب ان کی نسبت کوئی سوال کرے گا۔ کہ یہ کون ہیں۔ تو لوگ جواب دیں گے۔ کبھی یہ

ہمارے حاکم اور بادشاہ

تھے۔ مگر اب گردش ایام سے غریب ہوگئے ہیں۔ چنانچہ اسی خیال کے ماتحت انہوں نے ایک لاکھ روپیہ ضائع کر دیا۔ اور قادیان میں انہیں جو تھوڑی سی جائداد ملی اس پر اکتفا کر لیا۔ میں سمجھتا ہوں۔ وہ جائیداد جو انہیں ملی وہ اس جائیداد کا پانچ سواں حصہ بھی نہیں تھی۔ جو وہ اس روپیہ سے خرید سکتے تھے۔ مگر بہرحال انہوں نے اس تھوڑی سی جائیداد کو خوشی سے قبول کیا۔ لیکن اس مقام کو چھوڑنا ناپسند کیا جہاں انہیں اپنے بزرگوں کی وجہ سے

ایک رنگ کی حکومت

حاصل تھی۔

غرض پرانے خاندانوں کے افراد اپنی خاندانی عزت کو جاتے دیکھنا برداشت نہیں کر سکتے اور اس کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

پس جب ابو طالب سے مکہ والوں نے کہا کہ اگر آپ اپنے بھتیجے کو نہ روک سکے اور اس کی حمایت بھی نہ چھوڑی تو پھر آپ کا اور ہمارا تعلق قطع ہو جائے گا۔

بواسیر کی دوائی

خونی اور بادی بواسیر کے لئے نہایت مفید ہے۔ ضرورت مند احباب مع محصولڈاک دو روپے آٹھ آنہ میں پتہ ذیل سے طلب فرمائیں
منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

۲۵ جنوری ۱۹۴۰ء تک خاص رعائت
ہر قسم کے سویٹر، مفلر اونی۔ اور لیڈی کوٹ بنیان وغیرہ
خواجہ برادرز جنرل مرچنٹ انارکلی لاہور کی دوکان سے خرید فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

274

تو ابوطالب بالکل گھبرا گئے۔ اور انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا۔ اے میرے بھتیجے اب تیری قوم کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہے۔ آج بڑے بڑے رؤسا اکٹھے ہو کر میرے پاس آئے تھے۔ اور وہ مجھے کہتے تھے کہ ابوطالب صرف تیری حفاظت کی وجہ سے ہم نے تیرے بھتیجے کو اب تک چھوڑا ہوا تھا۔ اور ہم نے تیرا بڑا لحاظ کیا۔ کیونکہ تو شہر کا رئیس ہے مگر آخر یہ ظلم کب تک برداشت کیا جا سکتا ہے۔ اگر تیرا بھتیجا اب بھی باز نہ آیا۔ اور اس نے

ہمارے معبودوں کو برا بھلا

کہنا ترک نہ کیا۔ تو ہم تجھے بھی ریاست سے جواب دے دیں گے۔ اور آئندہ تیری کوئی عزت نہیں کریں گے۔ اور اے میرے بھتیجے انہوں نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ اگر تیرا بھتیجا تھوڑی سی بھی نرمی کرے اور ہمارے بتوں کو برا بھلا نہ کہے۔ تو ہم اسے اپنی آنکھوں پر بٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ بلکہ انہوں نے کہا ہے۔ کہ اگر تیرے بھتیجے کا یہ مقصد ہے کہ کسی نہایت ہی خوبصورت لڑکی کے ساتھ اسکی شادی کر دی جائے۔ تو ہم اپنی تمام بیٹیاں اس کے سامنے پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ان میں سے جس کے ساتھ اس کا جی چاہے شادی کرے۔ اور اگر اس کو دولت کا شوق ہے۔ تو

ہم تمام اپنی آدھی آدھی دولت

اس کو دینے کے لئے تیار ہیں۔ اور اگر اسے یہ شوق ہے۔ کہ وہ عرب کا حاکم اور سردار بن جائے۔ تو ہم اسے اپنا حاکم اور سردار بنانے کے لئے تیار ہیں مگر وہ کچھ تو رعایت کرے۔ اور ہمارے بتوں کو اتنا برا تو نہ کہے۔ جتنا برا وہ انہیں آجکل کہتا پھرتا ہے۔

دنیوی طور پر یہ کتنا بڑا لالچ تھا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا۔ لوگ خوبصورت لڑکیوں سے شادی کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اور مکہ والوں نے خود یہ کہہ دیا۔ کہ ہم اپنی تمام بیٹیاں اس کے سامنے پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ جس کے ساتھ جی چاہے شادی کرے۔ لوگ مال اور دولت کے حصول کے لئے کوششیں کرتے ہیں۔ اور مکہ والوں نے یہ خود ہی کہہ دیا۔ کہ ہم اپنی آدھی آدھی دولت اس کو دینے کے لئے تیار ہیں۔ اسی طرح لوگ حکومت کے لئے کوششیں کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ لوگوں میں ان کا اعزاز قائم ہو جائے۔ اور یہ پیشکش بھی مکہ والوں نے خود ہی کر دی۔ اور کہہ دیا کہ ہم اسے

اپنا سردار اور حاکم

ماننے کے لئے تیار ہیں۔ غرض انہوں نے کہا کہ ہم تمام اعزاز اسے دینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر اسے بھی تو چاہئے کہ ہمارے ساتھ کچھ نرمی کرے۔ اور ہمارے بتوں کو برا بھلا کہنا چھوڑ دے پھر ابوطالب نے کہا۔ کہ اے میرے بھتیجے اب مجھ میں بھی طاقت نہیں رہی کہ میں تجھے دشمن کے حملوں سے بچا سکوں۔ اب تو یہ مجھے بھی دھمکی دینے لگ گئے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اگر تو نے اپنے بھتیجے کو منع نہ کیا۔ تو ہم تجھے بھی ریاست سے الگ کر دیں گے۔ اور شہر سے نکل جانے پر مجبور کریں گے۔ ابوطالب کے لئے تو مکہ کی سرداری ایک بہت بڑی بادشاہت تھی۔ جب انہوں نے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ اور اس مقام پر پہنچے کہ انہوں نے مجھے یہ دھمکی دی ہے۔ کہ اگر میں نے تجھے منع نہ کیا۔ تو وہ مجھے ریاست سے الگ کر دیں گے۔ تو وہ رو پڑے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کی اس حالت کو دیکھ کر صدمہ محسوس کیا۔ اور چونکہ آپؐ پر ابوطالب کے بہت بڑے احسانات تھے۔ اس لئے آپ کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے۔ مگر آپؐ نے فرمایا۔ اے میرے چچا آپ کو اگر اپنی تکلیف کا خیال ہے۔ تو میرے ساتھ آپ آئندہ کوئی واسطہ نہ رکھیں۔ اور مجھے میرے حال پر رہنے دیں۔ اور اے میرے چچا کسی خوبصورت لڑکی سے شادی۔ اور روپیہ اور سرداری کا تو کیا ذکر ہے۔ اگر یہ لوگ

سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں

پہلو پر بھی لا کھڑا کریں۔ تب بھی میں ان کی بات نہ مانوں گا۔ اور خدا تعالےٰ کی توحید کا کلمہ بلند کرتا رہوں گا۔ گویا مکہ کی حکومت کیا۔ اگر ساری دنیا کی حکومت انہیں مل جائے۔ اور ساری دنیا کی حکومت کیا۔ سارے عالم کی حکومت انہیں مل جائے۔ اور یہ جب چاہیں سورج کو اتار لیں۔ اور جب چاہیں چاند کو اتار لیں۔ گویا سورج اور چاند ان کی مٹھی میں اس طرح کھیل رہے ہوں۔ جس طرح بچے اپنے ہاتھوں میں گیند اٹھائے پھرتے ہیں۔ تب بھی میں ان کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ یہ

غریب اور بیکس محمدؐ

(صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے ابوطالب کی کوٹھڑی میں یہ جواب دیا تھا۔ کونسا انسان ہے۔ جو اس کے مقابلہ میں ٹھہر سکتا ہو۔ اس ایک واقعہ سے ہی کروڑوں سورج سے زیادہ شعاعیں نکل نکل کر قلوب کو منور کر رہی ہیں۔ اور دنیا کو ساری روشنیاں اس کے سامنے اندھیرا بن جاتی ہیں۔

پس کمزوری کی جنگ کوئی معمولی جنگ نہیں ہوتی۔ وہ نادان بزدل اور بیوقوف ہوتا ہے۔ جو یہ سمجھتا ہے۔ کہ ہم کیا اور ہماری ہستی کیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔ مگر اس پدی کی دلیری سے کون متاثر ہوئے بغیر رہ سکتا ہے۔ جو باز کے مقابلہ میں کھڑی ہو جائے۔ اور کہے کہ میں مر جاؤں گی۔ مگر باز کے ظلم کو برداشت نہیں کروں گی۔ اب مرنے کو پولینڈ والے مر گئے۔ اسی طرح فن لینڈ والے مر جائیں یا بچ جائیں۔ کیونکہ وہ کچھ صلح کی طرف مائل دکھائی دیتے ہیں۔ مگر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ پولینڈ والے ذلیل ہو گئے۔ وہ لڑے اور لڑتے ہوئے مارے گئے۔ اگر وہ یونہی بغیر لڑائی کئے اپنا ملک جرمنی کے حوالے کر دیتے۔ تو بیشک وہ ذلیل ہو جاتے۔ مگر اب وہ

مر کر بھی ذلیل نہیں

ہیں۔ اور خواہ انگریز انہیں آزادی دلا سکیں یا نہ دلا سکیں۔ بعد میں پیدا ہونے والے پولینڈ کے لوگ ذلیل ہو جائیں تو ہو جائیں۔ موجودہ پولینڈ کے لوگ ذلیل نہیں کہلا سکتے اسی طرح وہ جو آج اسلام کی اشاعت کے لئے کھڑے ہو رہے ہیں جو سچ اور ہدایت کو پھیلانے کے لئے کھڑے ہو رہے ہیں۔ یا آئندہ کھڑے ہوں گے۔ یقیناً عزت میں ان کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کر سکتی بیشک ظاہری بینائی رکھنے والوں کی آنکھ سے ان کا مستقبل پوشیدہ ہے۔ مگر جن کی باطنی آنکھ کھلی ہے وہ ان کے کام کو نہایت ہی شاندار نتائج پیدا کرنے والا دیکھ رہے ہیں۔ کیونکہ وہی ہیں جو آج اس بیج کو بو رہے ہیں۔ جس نے کل ایک ایسے عظیم الشان درخت کی شکل اختیار کرنی ہے۔ جس کے سایہ کے نیچے دنیا کی تمام اقوام آرام کریں گی۔

ہماری کوششوں کی مثال

بالکل ویسی ہی ہے جیسے ایک غریب اور کمزور انسان جس کے تن کو صرف چیتھڑوں نے ڈھک رکھا ہو۔ دنیا سے الگ ایک جنگل میں چھوٹا سا بیج بوتا دکھائی دے جنگل کی ہدہدیں بھی اسکے بیوقوفانہ ارادوں پر حیران ہو رہی ہوں فاختہ بھی ہنس رہی ہو۔ چڑیاں بھی ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا رہی ہوں۔ اور کہتی ہوں۔ کہ کس امید پر یہ شخص بیج بو رہا ہے۔ ادھر یہ بیج بو کر ہٹیگا۔ ادھر ہم چونچ سے بیج کو زمین میں سے نکال کر کھا جائیں گی۔ زمین پر تو اسکا یہ حال ہو لیکن آسمان پر خدا کے فرشتے اسکے کام کو دیکھتے ہوئے ادب اور احترام کیساتھ سر جھکائے کھڑے ہوں اور کہہ رہے ہوں خاموش کہ دنیا میں پھر

سچائی کا بیج

گرم سوٹوں کیلئے بہترین قسم کے اونی کپڑے بمبئی کلاتھ ہاؤس انار کلی لاہور سے خرید ئیے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید سال ششم کی مالی قربانی کے متعلق مخلصین جماعت کے خطوط

(۱) ایک کالج کے طالب علم جو ہر سال پہلے سال سے اضافہ کے ساتھ حصہ لیتے آرہے ہیں۔ اپنے امام کے حضور لکھتے ہیں۔

سال اول اور دوم کا چندہ تو میں نے اپنے جیب خرچ سے دیا تھا۔ سال سوم میں میرا وعدہ ۶۵/- کا تھا۔ میرے ابا جان نے فرمایا تھا کہ میں یہ رقم ادا کردوں گا۔ سال چہارم میں میں نے ۷۰ کا وعدہ کیا۔ جسے قسط وار ادا کیا۔ مگر دفتر سے معلوم ہوا۔ کہ میری ایک قسط عشہ کی باقی ہے۔ سال پنجم میں میرا وعدہ ۷۵/- کا تھا۔ جس میں سے پچاس روپے دے چکا ہوں۔ اور ۲۵/- باقی ہیں سال سوم کے تو والد صاحب ادا کرنے والے ہیں۔ ۲۵/- میرے ذمہ ہیں۔ اس سال ششم کا وعدہ ۷۶/- کرتا ہوں۔ چونکہ میرا خرچ اب کم ہوگیا ہے۔ اس لئے جیب خرچ سے نہیں دے سکتا۔ البتہ میرے پاس ایک کیمرہ ہے جس کی قیمت ۲۰۰/ روپیہ ہے۔ وہ فروخت کرکے اپنا سارا حساب بے باق کروں گا۔ حضور میرے لئے دعا فرمائیں۔ طالب علموں کو اس سے سبق لینا چاہیئے۔

(۲) سید محمد لطیف صاحب کارکن دفتر بیت المال۔ سال پنجم میں سے عشرت ۲/- ادا کئے ہیں۔ ۴۲ باقی ہیں۔ اپریل ۱۹۴۰ء تک ادا کرنے کی مہلت حضور عطا فرمائیں۔ سال ششم کا وعدہ ۲۷/- منظور فرمائیں۔ میں انشاء اللہ تعالےٰ اپریل کے بعد ادا کردوں گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے منظوری فرمادی۔ پس وہ لوگ جو سال پنجم کا بقایا رکھتے ہیں۔ اور مہلت لے چکے ہیں۔ یا جلد تر ادا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انہیں معلوم ہو۔ کہ وہ باوجود سال پنجم کا چندہ ادا نہ کرسکنے کے سال ششم کا وعدہ کرسکتے ہیں۔

(۳) چوہدری انور حسین خان صاحب وکیل نواں شہر۔ سال گذشتہ میں وعدہ ۳۲/- کا تھا۔ سال ششم کے لئے دس فی صدی اضافہ کے ساتھ ۱۴۶/- کا پیش حضور ہے۔

(۴) ایک زمیندار دوست جن پر پندرہ ہزار کا قرضہ ہے۔ سال پنجم سے اضافہ کے ساتھ ۲۳۵/- کا وعدہ کرتے ہیں۔ اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ پس وہ لوگ جو مقروض ہیں۔ اور تھوڑا تھوڑا قرضہ رکھتے ہیں۔ ان کو اس سے سبق لے کہ اللہ کی راہ میں قربانی سے اپنے آپ کو پیچھے نہیں ہٹانا چاہیئے جن کو اللہ تعالےٰ نے اخلاص دیا ہے۔ وہ باوجود بہت مقروض ہونے کے بڑھ چڑھ کر قربانی کرتے ہیں۔ پس کچھ مقروض کہلانے والے نفس کے دھوکہ سے بچیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کریں۔

(۵) منشی غلام قادر صاحب مقدم ضلع ملتان۔ حضور! میں نے سال پنجم کے وعدے کے وقت عہد کیا تھا۔ کہ میں ہر سال تحریک جدید کے چندے میں سالم تنخواہ معہ ترقی دیا کروں گا۔ اس سال کا وعدہ ۳۴/- معہ ترقی حضور قبول فرمائیں۔ دوسرے ملازمین بھی اس نیک مثال کی تقلید کریں۔

(۶) ڈاکٹر فتح الدین صاحب ٹوپی ڈاکٹر صاحب سال پنجم میں اپنا چندہ پانچ سالوں کا یکمشت ادا کرچکے ہیں۔ اور سال پنجم میں وعدہ ۲۶/- تھا۔ اب سال ششم میں ۱۰۰/- کا وعدہ جو سال پنجم سے چار گنا ہے۔ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ میرے دو بچے شامل ہونا چاہتے ہیں۔ جو بوجہ تحریک جدید کی اہمیت نہ سمجھنے کے شامل نہ ہوسکے تھے۔ پانچ سال کے ۲۷/- ایک طرف سے ہونگے۔ اس طرح ۵۴/- اور سال ششم کا ۶/- فی ۲/۶ کا وعدہ تاکہ کل رقم ۱۶۸/- ادا کردونگا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کی منظوری عطا فرمادی ہے۔ پس وہ لوگ جو طالب علم تھے۔ یا نئے احمدی ہوئے۔ یا تحریک جدید کا علم نہ ہونے والے یا اس کی اہمیت نہ سمجھنے والے اب بھی شامل ہوسکتے ہیں۔ چاہیئے کہ وہ گذشتہ سالوں کا بھی وعدہ کرکے ادا کریں۔

(۷) ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب ضلع ہزارہ۔ حضور نے تحریک جدید سال ششم کا اعلان فرمادیا۔ فوری لبیک کہنے والوں کی فہرست شائع ہوچکی۔ افسوس میں پیچھے رہ گیا۔ سال دوم کے وقت سے مقروض چلا آرہا ہوں۔ مگر باوجود مقروض ہونے کے حضور کی آواز پر لبیک کہنا سعادت سمجھتا ہوں۔ اس لئے معہ اہل و عیال ۱۲۰/- کا وعدہ پیش ہے۔

(۸) عبدالرحمٰن صاحب رانجھا لائل پور۔ بندہ نے سال اول ۲۰/- دوم ۳۰/- سوم ۳۱/- چہارم ۲۱/- پنجم ۲۱/۱۲/- پیش حضور کئے۔ چونکہ خاکسار اس سال ہی برسر کار ہوا ہے۔ اس لئے سال چہارم و سال پنجم میں زیادتی کرکے ہر سال پہلے سال سے اضافہ کرنے والوں کی فہرست میں آنا چاہتا ہوں۔ یعنی سال چہارم کے ۲۱/- کو ۳۱/۸/- اور سال پنجم کے ۲۱/۱۲ کو ۲۳/- کرکے ۲۲/۴/- یہ اضافہ اور سال ششم کے ۳۳/- کل ۵۰/۲/- کی منظوری عطا فرمائیں چونکہ اضافہ کرنے کی سب کو اجازت ہے۔ حضور نے یہ منظوری فرمادی ہے۔ جو دوست چاہتے ہوں کہ وہ اپنے سابقہ ادا کردہ چندہ میں اضافہ کریں۔ انہیں اضافہ کرنے کی اجازت ہے۔

(۹) مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو عبدالعزیز صاحب پنشنر دارالعلوم۔ میں نے سال اول ۱۰/- دوم ۱۵/- سوم ۲۰/- چہارم ۲۱/- پنجم ۲۲/- پیش حضور کئے۔ سال ششم کا وعدہ ۲۲/۸/- پیش ہے اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔

(۱۰) ڈاکٹر محمد زبیر صاحب نینی تال۔ سال ششم کے لئے ایک سو ستاسی روپیہ کا وعدہ جو سال پنجم سے پچاس فی صدی اضافہ کے ساتھ ہے پیش کرتا ہوں۔ اور یہ رقم بہت جلد ادا کرنے کا انتظام کر رہا ہوں۔

(۱۱) ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب ضلع کیمل پور میں پانچ سال کا چندہ ہر سال پہلے سال سے بڑھا کر ادا کرچکا ہوں۔ سال ششم کا وعدہ ۴۵/- کا پیش ہے اخبار میں یہ پڑھ کر کہ یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ دل کو اطمینان اور تسلی ہوئی۔ اس لئے نہیں کہ پہلے میں مجبوری یا اصرار سے اس میں حصہ لے رہا تھا۔ میں پہلے بھی نہایت خوشی اور آزاد مرضی سے حصہ لیتا تھا۔ بلکہ اس لئے کہ میرے جیسے گناہگار اور خطا کار کو اللہ تعالےٰ نے ایک ایسی تحریک میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمادی۔ جو کہ خالص اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اور جس میں شامل ہونے والے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث ہونگے۔

جماعتوں اور افراد کو اپنے وعدے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں اضافوں کے ساتھ پیش کرکے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کی جماعت کا کوئی فرد تحریک جدید میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یہ تحریک حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے القاء ربانی کے ماتحت فرمائی ہے اور یقیناً جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ انہی برکات کے وارث ہونگے۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

کرنال شاپ انار کلی لاہور پنجاب میں بوٹ و شوز کی سب سے بڑی اور مشہور دوکان ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

275

خلافت جوبلی فنڈ میں سو فی صدی چندہ ادا کرنیوالوں کی فہرست

خلافت جوبلی فنڈ کے متعلق جن احباب نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

جن احباب نے ابھی تک چندہ ادا نہیں کیا۔ یا پورا ادا نہیں کیا۔ انہیں چاہیئے کہ بہت جلد اپنے ذمہ کا واجب الادا چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

شیخ اعجاز احمد صاحب بی اے سشن جج دہلی	۱۰۰/-
محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں محمد صدیق صاحب کلکتہ	۲۹۰/-
ملک محمد شفیع صاحب انچارج ریلوے شیڈ نوشہرہ چھاؤنی	۱۷۵/-
حاجی اللہ بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ	۲۵۵/-
ملک عزیز احمد صاحب کوئٹہ	۱۰۰/-
چوہدری غلام جیلانی صاحب پنام ہوشیارپور	۱۱۵/-
صوفی عبد الحکیم صاحب کراچی	۱۲۵/-
خان صاحب رفیع الزمان صاحب ”	۱۲۱/-
بابو نذیر احمد صاحب اوورسیر ”	۷۵/-
ڈاکٹر علی گوہر صاحب بسرا گوجرانوالہ	۷۵/-
چوہدری سلطان محمد صاحب نمبردار بسرا گوجرانوالہ	۷۰/-
ڈاکٹر رحیم بخش صاحب لنگہ مخدوم	۷۵/-
حاجی احمد خان صاحب ایاز معہ اہلیہ	۳۰/-
مسز زینب حسن صاحبہ تندیال مدراس	۱۰۰/-
محترمہ احمدی بیگم صاحبہ بنت شیخ فضل حق صاحب سہارنپور	۳۵/-
مستری فضل کریم صاحب الکشور	۲۲/-
حکیم محمد یعقوب صاحب ہاڑی منڈی	۲۵/-
میاں امام الدین صاحب چپراسی چونگی سیالکوٹ	۱۳/-
محمد عمر الدین صاحب سیالکوٹ	۹/-
حاجی عبد العظیم صاحب ”	۱۰/-
شیخ محمد اکبر صاحب	۱۷/-
بابو محمد اقبال صاحب ولد روشن دین صاحب ”	۱۵/-
غلام احمد صاحب لاہوری	۲۶/-

ناظر بیت المال قادیان

موصی صاحبان توجہ فرمائیں

اکثر موصیوں کی طرف سے اطلاع ملتی ہے۔ کہ میری آمد تو فلاں سال سے اتنی کم رہ گئی ہے۔ یا فلاں سال سے بجٹ کم ہوگیا ہے۔

حالانکہ ہر سال ہر موصی کو سالانہ حساب بھیجا جاتا ہے۔ اور بار بار اعلان بھی کیا جاتا ہے کہ ہر موصی کو لازم ہے۔ کہ وہ اپنی کم آمدنی کے کم و بیش ہونے کے متعلق براہ راست دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیتا رہے۔ اور صرف اس بات پر اکتفا کرنا کہ مقامی سکرٹری کو اطلاع دیدی کافی نہیں ہے۔ پس ہر موصی کے لئے ضروری ہے کہ اپنے حساب و کتاب کے متعلق صرف دفتر مقبرہ بہشتی سے خط و کتابت کرے۔ اور اپنی آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع اور تبدیلی پتہ سے دفتر ہذا کو ہمیشہ آگاہ کرتے رہے آئندہ یہ عذر ہرگز قابل سماعت نہ ہوگا۔ کہ اپنے مقامی سکرٹری کو اطلاع کر دی تھی۔ کیونکہ عموماً دیکھا گیا ہے۔ کہ مقامی عہدیدار دفتر ھذا کو اطلاع نہیں دیتے اور حسابات میں غلطی ہوتی رہتی ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ ہر موصی اپنا حساب خود دفتر ھذا سے رکھے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

احمدیت کی پہلی کتاب باتصویر
مقبولیت کی حد ہوگئی

صرف ۲۰۰ (دو سو) کتاب باقی رہ گئی۔ احباب جلدی کریں۔ اور اشتہار دیکھتے ہی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ نسخے احمدیوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ قیمت ۱۲؍

قاسمیہ کتاب ہوس ریلوے روڈ جالندہر

یا

مولوی عبد اللہ اختر جتوئی ایجنٹ اخبارات۔ قادیان

پرانے گرم کوٹ و کمبل کے بیوپاری صاحبان نوٹ کرلیں۔

(۱) یہ کہ ہماری فرم نے اس سال وہ سب سہولتیں جو وقتاً فوقتاً آپ طلب کرتے تھے جاری کردی ہیں۔ تفصیل نرخنامہ میں درج ہے۔ (۲) صرف ہماری فرم کو ہی اس بات کا فخر حاصل ہے۔ کہ ہندوستان بھر کے تمام شہروں۔ قصبوں۔ اور گاؤں میں جو مال بھی پرانے کوٹ فروخت ہوتے ہیں۔ سب سے زیادہ مال ہمارا کھپت ہوتا ہے۔ اس کی وجہ ہمارے مستقل خریداروں یا حق دکانداروں سے ہمارے ساتھ لین دین کیا ہے سے دریافت کیجئے (۳) ہر قسم کے اوورکوٹ۔ ہاف کوٹ۔ واسکٹ جیکٹ کوٹ۔ بنڈی کوٹ و کمبل وغیرہ کا نرخنامہ ۴۰-۱۹۳۹ء آج ہی منگوا کر ملاحظہ فرمادیں۔ ہمارے نرخ کا چھوٹے اشتہار بازوں و نام نہاد فرموں سے ہرگز مقابلہ نہ کریں۔ منیجر رمیش راج اینڈ کمپنی سوداگران کوٹ کراچی

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کرچکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کردے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنادے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگا لیجئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر وکٹوریہ لکھنؤ

محافظ اٹھرا گولیاں

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو اس کو اٹھرا کہتے ہیں جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی مہاراجہ جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ ۲ روپیہ ۸ آنے فی تولہ گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایکسو روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائیگا

عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی۔ قادیان